پاکستان کے بنیادی قوانین

(حصہ ششم)

زنا کے مقدمات میں (ملزم خواتین کی) تفتیش کا طریقہ کار	03
غیرت یا اس سے ملتے جلتے حیلہ یا عذر کے نام پر قتل کرنے کی ممانعت	05
نیشنل ہائی وے پر غفلت برتنے سے متعلق جرائم اور سزائیں	09
عورت کو بدل صلح میں دینے کی ممانعت	15
توہین رسالتؐ کے مقدمات میں تفتیش کا طریقہ کار	16
جبری مشقت کے انسداد کا قانون	18
فیصلہ شدہ معاملات کو دوبارہ عدالت میں لانے پر پابندی	23
پاسپورٹ سے متعلق جرائم اور سزائیں	25
اچھے چال چلن کی ضمانت پر پروبیشن پر رہائی کا قانون	31
جعلی ادویات کی خرید و فروخت پر پابندی	39
حدود اور تعزیرات پاکستان کے تحت چوری کی سزائیں	45
جعلسازی اور اسکی سزا	50
جرم اغوا کی قسمیں اور انکی سزا	55

© Copyright www.nayaab.net

ججوں اور سرکاری ملازمین کے خلاف استغاثے کا قانون	61
مداخلت بے جا اور اسکی سزا	64
منصف امن کا تقرر اور اسکی ذمہ داریاں	68
سرسری سماعت کا قانون وطریقہ کار	70
قانون ولایت پگان	72

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

زنا کے مقدمات میں (ملزم خواتین کی) تفتیش کا طریقہ کار

تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کے تحت اسلامی قوانین کا نفاذ ۱۹۷۹ء میں کیا گیا۔ جن کو حدود قوانین کہا جاتا ہے۔ جس کا مقصد ایسے جرائم سے روکنا اور ان سزاؤں کا نفاذ ہے جس کا قرآن کریم یا سنت میں حکم دیا گیا ہو۔ جرم زنا (نفاذ حدود) کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء کا نفاذ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کے تحت حد کا نفاذ ایسے بالغ افراد پر ہوگا جو کہ اگر مرد ہو تو ۱۸ سال کی عمر کا ہو چکا ہو اور اگر عورت ۱۶ سال کی عمر یا بلوغت کی عمر ہو۔ جب یہ قانون لاگو کیا گیا تو اس کی تفتیش کا طریقہ کار بھی ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ 156 کے تحت دیگر مقدمات قابل دست اندازی پولیس کی طرح کا تھا، جس کے تحت کوئی بھی مہتمم تھانہ یا اس کا ماتحت ایسے جرائم کی تفتیش کر سکتا تھا، اور پولیس کی کاروائی پر محض اسی بناء پر اعتراض نہ کیا جا سکتا تھا کہ مطعلقہ افسر اس کاروائی کا مجاز نہ ہے۔ چونکہ یہ حدود سے متعلق جرم ہے اور اسلامی قانون کے تحت اس کی سخت ترین سزا مقرر ہے۔ لہٰذا ان حدود قوانین کے غلط استعمال کو روکنے کیلئے قانون میں مناسب ترامیم کی گئی ہیں جس میں ایک ترمیم کا تعلق اس کی تفتیش کے طریقہ کار سے ہے۔ ان قوانین کے نفاذ کے بعد یہ بات بھی منظر عام پر آئی کہ بہت سے لوگ محض ذاتی دشمنی کی بناء پر اپنے مخالفین کو ان مقدمات میں الجھا دیتے ہیں ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے ایسے واقعات کا نوٹس لیا جس کے بعد قانون میں ضروری ترامیم مناسب سمجھی گئیں۔ تفتیش کے ضمن میں لوگوں کی شکایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قسم کے مقدمات جو کہ جرم زنا (نفاذ حدود) سے متعلق ہوں کی تفتیش کیلئے ایک علیحدہ دفعہ 156-B کو لاگو کیا گیا اس نئی دفعہ کا اطلاق نئی ترمیمی قانون برائے ضابطہ فوجداری ۲۰۰۴ء کے تحت عمل میں لایا گیا۔

© Copyright www.nayaab.net

دفعہ 156-B کے تحت

جب کسی فرد پر (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء کے تحت زنا کے جرم کا الزام ہو،

ایسی صورت میں کوئی سپرنٹینڈنٹ پولیس سے کم مرتبہ کا کوئی بھی پولیس آفسر ایسے جرم کی تفتیش نہیں کرے گا اور نہ ایسے ملزم کو گرفتار نہ کیا جائے گا جب تک کہ عدالت اس بات کی اجازت نہ دے۔

وضاحت:

مذکورہ دفعہ میں دفعہ زنا بالجبر شامل نہ ہے۔

واضح رہے کہ اب مذکورہ حد جسے حساس نوعیت کے مقدمات کی تفتیش کا اختیار ایسے اعلیٰ پولیس آفسر کو دیا گیا جو کہ کم از کم سپرنٹینڈنٹ پولیس کے مرتبے کا ہو اور یہ کہ کوئی بھی پولیس آفسر ملزم کو بغیر اجازت عدالت گرفتار نہ کرے گی۔ اس کیلئے عدالت اس بات کا اطمینان کرے گی کہ آیا ملزم کا گرفتار کرنا ضروری ہے۔ ایسا کرنے سے ایسی خواتین ملزمان جو کہ کسی دشمنی یا غلط تفتیش کے نتیجہ میں جیلوں میں بند ہیں اور ضمانت نہ ہونے کی بناء پر باہر نہیں آ سکتیں، ان کی دادرسی ہوگی اور انہیں انصاف ملے گا۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

© Copyright www.nayaab.net

غیرت یا اس سے ملتے جلتے حیلہ یا عذر کے نام پر قتل کرنے کی ممانعت

اس قانون کا مقصد فرسودہ روایات کے ذریعے غیرت کے نام پر قتل کو روکنا ہے مثلاً بعض فریقین اپنے خاندان کی عورتوں کو جائیداد سے محروم کرنے یا خاندان کی مرضی کے بغیر اپنی پسند کی شادی کرنے کی صورت میں کاروکاری یا اس سے ملتے جلتے حیلے یا عذر جیسی قبیح رسومات کے ذریعے غیرت کے نام پر قتل کردی جاتیں ہیں۔ بعض عدالتی نظائر کے مطابق انہیں قصاص معاف کردیا جاتا تھا اور وہ قتل کے مقدمے سے بری ہو جاتے تھے۔ تاہم عدالت عظمیٰ نے اپنے ایک حالیہ فیصلے میں یہ قرار دیا تھا کہ ایسے اقدام کرنے والے مجرم یا مجرموں کے ساتھ سزا میں تخفیف نہ کی جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ قانون کے اس سقم کو دور کرنے کیلئے حال ہی میں ضابطہ فوجداری ترمیمی ایکٹ ۲۰۰۴ء کا نفاذ عمل میں لایا گیا جس کے تحت تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء اور ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء میں حسب ذیل ترامیم کی گئیں ہیں۔

دفعہ ۲۹۹ کی شق ۱۱ کے تحت:

" کوئی بھی جرم جو کہ غیرت کے نام پر یا کاروکاری، سیاہ کاری یا اس سے ملتے جلتے دیگر رواج کے عذر، حیلہ کے طور پر کیا گیا ہو، کو قتل عمد کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔"

غیرت کے نام پر قتل کی سزا:

زیر دفعہ 302 میں ایسے سرزد کئے گئے جرم کی سزا قصاص کے طور پر سزائے موت مقرر کی گئی ہے۔ دفعہ 304 کے تحت کسی صورت میں جرم کا ثبوت دستیاب نہ ہو تو واقعات و حالات کو مدنظر رکھ کر اسے تعزیر کے طور پر سزائے موت، یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔ جہاں اسلام کے احکام کے مطابق قصاص کی سزا قابل اطلاق نہ ہو تو اتنی مدت کیلئے کسی قسم کی سزائے قید جو ۲۵ سال تک ہو سکتی ہے۔ لیکن نئے ترمیم شدہ قانون کی

© Copyright www.nayaab.net

(c) 302 کے مطابق اگر قتل غیرت، کاروکاری، سیاہ کاری یا اس سے ملتے جلتے دیگر رواجوں کے عذر لنگ یا حیلہ کے طور پر کیا گیا ہو تو ایسا قتل، قتل عمد کے زمرے میں شمار کیا جائے گا اور ایسا جرم کرنے والے کو دفعہ (302) کے تحت سزائے موت یا عمر قید دی جائے گی۔

ایسے قتل کی سزا جو مستوجب قصاص وغیرہ نہ ہو:

دفعہ 308 تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء اس میں ان تمام صورتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں قصاص واجب نہ ہوگا، البتہ دیت واجب ہوگی اگر مقدمے کے حالات ایسے ہوں کہ مجرم سے دیت بھی نہ لی جا سکے تو اس کو تعزیر دی جائے گی۔ مذکورہ ترمیمی دفعہ میں غیرت کے نام پر قتل جیسے جرائم کی سزا بھی شامل کی گئی ہے اور قید کی مدت جرم کی سنگینی کی نوعیت کے لحاظ سے 14 سال سے بڑھا کر 25 سال تک کر دی گئی ہے۔

حق قصاص کو معاف کرنے، اس میں راضی نامہ کرنے کی صورت میں تعزیر:

جہاں مقتول / متضرر کی جانب سے تمام ولی راضی نامہ یا معاف کرنے پر تیار نہ ہوں، یا فساد فی الارض کا اصول عدالت کو مائل کرے تو ایسی صورت میں مجرم کو سزائے موت، عمر قید یا ۱۴ سال تک کی سزائے قید ہوگی۔ تاہم اگر جرم غیرت کے نام پر کیا گیا ہو تو ایسی صورت میں مجرم کو کم از کم دس سال قید کی سزا ہوگی۔ واضح رہے کہ یہاں "فساد فی الارض" میں ملزم کا سابقہ طرز عمل آیا وہ پہلے سزایاب ہو چکا ہے یا وحشیانہ اور دہشت انگیز طریقہ جس میں جرم کا ارتکاب کیا گیا، جو ضمیر عامہ کیلئے باعث شرم ہے یا مجرم سے لوگوں کیلئے ایک امکانی خطرہ خیال کیا جاتا ہے۔

غیرت کے نام پر ارتکاب قتل کی سزا:

جو کوئی ایسے ارادے یا علم کے ساتھ اور ایسے حالات کے تحت کوئی ایسا فعل کرے کہ اگر وہ اس فعل کی بناء پر قتل کا باعث بنتا تو وہ قتل عمد کا مجرم ہوتا تو مجرم کو کسی بھی قسم کی سزائے قید اتنی مدت کیلئے دی جائے گی جو دس

© Copyright www.nayaab.net

سال تک ہوسکتی ہے۔لیکن اگر مجرم نے جرم کا ارتکاب غیرت کے نام پر قتل یا اس سے ملتے جلتے حیلہ کے طور پر کیا ہوتو سزا کی مدت پانچ سال سے کم نہ ہوگی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا جو ضرر پہنچانے کی نسبت مقرر کی گئی ہے۔

جب زخم کی سزا قصاص ہو لیکن قصاص قابل عمل نہ ہو۔مثلاً ایسے عضو کے تلف ہونے کی بجائے عضو کے کام کرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے تو ایسی صورت میں مجرم کو ارش (جرمانہ) اور سات سال قید کی سزا ہوگی۔

ایسی صورتیں جن میں ضرر پر قصاص کا نفاذ نہیں کیا جائے گا:

(1) زیر دفعہ 337 N تعزیرات پاکستان مجریہ 1860ء کے تحت کسی ضرر کیلئے مندرجہ ذیل صورتوں میں قصاص کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، یعنی:

(a) جب مجرم قصاص کی تعمیل سے قبل فوت ہو جائے۔

(b) جب مجرم کا مستوجب قصاص عضو قصاص کی تعمیل سے قبل ضائع ہو گیا ہو۔

(c) جب ضرر رسیدہ شخص قصاص معاف کر دے یا بدل سلح کے ساتھ جرم کا راضی نامہ کر لے، یا

(d) جب حق قصاص ایسے شخص کو منتقل ہو جائے جو مجرم سے قصاص کا مطالبہ نہ کر سکے۔

ایسی صورت میں مجرم ارش (جرمانہ) کا مستوجب ہوگا اگر مجرم کے علاوہ کوئی ولی ہو اور اگر مجرم کے علاوہ کوئی ولی نہ ہو تو وہ اس تعزیر کا مستوجب ہوگا جو اس ضرر کی قسم کیلئے مقرر ہے جس کا وہ باعث ہوا۔

(2) نئے ترمیم شدہ قانون کے تحت اگر جرم غیرت کے نام پر یا اس سے ملتے جلتے حیلے کے طور پر کیا گیا ہو، تو ضرر کی تمام صورتوں میں عدالت ارش (جرمانہ) کی ادائیگی کے علاوہ، ایسے مجرم کو جو سابقہ سزا یافتہ ہو یا خطرناک مجرم ہو یا اگر مجرم نے جرم کا ارتکاب غیرت یا اس کے کسی حیلہ کے طور پر کیا ہو اس کی طرف سے پہنچائے گئے ضرر کی قسم کا لحاظ رکھتے ہوئے

© Copyright www.nayaab.net

تعزیر کا حکم دے سکتی ہے، مگر تعزیر کی حد مقررہ سزا کی مدت کی ایک تہائی سے کم نہ ہوگی۔

راضی نامہ کو عدالت سے مشروط کرنا:

اگرچہ قتل کے جرم میں فریقین کو راضی نامے کا اختیار ہے تاہم غیرت کے نام پر قتل عمد کے سلسلے میں راضی نامے کو عدالت کی اجازت سے مشروط کر دیا ہے۔ یہ شق اس لئے شامل کی گئی ہے کہ عام طور پر قتل عمد کے مقدمات میں خاندان کا ایک فرد شامل ہوتا ہے جس نے اسی خاندان کی عورت کو قتل کیا ہوتا ہے اور ان حالات میں اس کیلئے مقتولہ کے ورثا جو اس کے قریبی عزیز یا رشتے داروں میں سے ہوتے ہیں کو اس کیلئے ایسے لوگوں سے معافی لینا زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے راضی نامے کو عدالت کی اجازت سے مشروط کر دیا۔ دفعہ 338 E کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایسی شرط عائد کر دی گئی ہے جس میں غیرت کے نام پر یا اس سے ملتے جلتے حیلہ یا عذر کے طور پر کئے گئے قتل میں عدالت کی اجازت سے راضی نامہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر وہ عدالت کی طرف سے مقرر کردہ شرائط کے تابع ہوگا اور عدالت ایسی شرائط، حالات و واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور فریقین کی رضامندی سے متعین کرے گی۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

نیشنل ہائی وے پر غفلت برتنے سے متعلق جرائم اور سزائیں

نیشنل ہائی ویز پر ٹریفک کے نظام کو درست رکھنے اور اسے رواں دواں کرنے کیلئے حال ہی میں نیشنل ہائی وے سیفٹی آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۰ء کے نام سے جاری کیا گیا ہے جس کا مقصد ہائی ویز پر بڑی گاڑیوں اور چھوٹی گاڑیوں کے ذریعے سفر کو محفوظ بنانا ہے اور اس سے متعلق دیگر ذیلی معاملہ جات کو منضبط کرنا ہے۔ واضح رہے کہ حکومت پاکستان ان سے متعلق قوانین پر سختی سے عمل پیرا ہے جس کا مقصد ایسے حادثات سے مسافروں کو محفوظ کرنا ہے جو مالی اور جانی نقصان کا باعث بنتے ہیں اور بسا اوقات اپنے پیچھے نا قابل تلافی نقصان چھوڑ جاتے ہیں جن میں قیمتی انسانی جانوں کا ضیائع بھی ہے۔

نیشنل ہائی وے سیفٹی آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۰ء کے باب ۶ ایسے جرائم سے متعلق ہے جو کہ غفلت، لاپرواہی، تیز رفتاری، نشہ کی حالت، کسی بھی حادثہ سے متعلق، کسی ایسی حکم عدولی یا آرڈر کے نہ ماننے سے متعلق اور گاڑیوں کے حفاظتی اقدامات کی حکم عدولی، عمومی کی دفعات سے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی پولیس آفیسر بغیر وارنٹ کے کسی کو گرفتار کر سکتا ہے، دستاویزات قبضہ میں لے سکتا ہے، گاڑی کو قبضہ میں لے سکتا ہے، عدالتی سمن کا اجراء کرا سکتا ہے، ارتکاب غفلت کے احتمال پر presumption of neglience جان کے ضائع ہونے کی صورت میں سزا، جدول ۸ کے تحت دیئے گئے اصول کی خلاف ورزی کی صورت میں اضافی جرمانہ، موت، زخمی ہونے یا نقصان کی تلافی، جدول ۱۲ کے تحت حفاظتی اقدامات کی پابندی۔ ایسی تمام خلاف ورزیاں اور ان کی پابندی نہ کرنے کی صورت میں سرزد ہونے والے جرائم اور ان سے متعلق سزائیں شامل ہیں۔

ان جرائم کی نوعیت اور سزاؤں کی تفصیل کچھ اس طرح ہیں۔

© Copyright www.nayaab.net 2006

لائسنس سے متعلق جرائم کی نوعیت:

ایسے جرائم جو کہ لائسنس سے متعلق ہوں آرڈیننس ہذا کے زیر دفعہ ۶۵ کے مطابق جو کوئی بھی قانونی طور سے لائسنس کے اجراء کیلئے نااہل قرار دیا گیا ہو اور اس کے پاس قانونی لائسنس نہ ہو، کسی قسم کی موٹر گاڑی، جانور گاڑی، چلاتا ہوا پایا جائے تو ایسی صورت میں اسے ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ یا چھ ماہ تک کی سزائے قید دی جا سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ پولیس آفسر ایسے ڈرائیور یا گاڑی چلانے والے کو گاڑی چلانے سے روک سکتا ہے اور گاڑی کو اپنے قبضہ میں کر سکتا ہے۔

مقررہ حد سے تجاوز کرنا:

جدول میں درج کی گئی مقررہ رفتار سے تجاوز کی صورت میں، ڈرائیور کو جرمانہ یا قید یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ ایسے کسی بھی ڈرائیور کو جو کہ حد سے تجاوز کر رہا ہو اس وقت گرفتار کیا جائے گا جب گاڑی کی رفتار کا اندازہ ہائی ویز پر نصب شدہ مشین کے ذریعے کیا جائے۔

خطرناک طریقہ سے گاڑی چلانا:

جو کوئی نیشنل ہائی ویز پر ایسی رفتار یا ایسے طریقہ سے گاڑی چلائے جس سے انسانی جان کو خطرہ میں ڈال دے یا ہائی ویز سے متعلق کسی جائیداد کو نقصان پہنچائے۔ ایسی صورت میں اسے ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا ایک ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

کسی بھی قسم کے نشہ کے زیر اثر گاڑی چلانا:

جو کوئی کسی بھی قسم کے نشہ کے زیر اثر ڈرائیونگ کرے اور اس قدر اس پر غالب ہو کہ ایسی گاڑی کا کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے تو ایسی صورت میں اسے پانچ ہزار روپے تک کا جرمانہ یا ایک ماہ تک قید یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ ایسے آدمی کو اس وقت گرفتار کیا جائے گا جب اس کے نشہ کی حالت کا تعین حکومت پاکستان کے مقرر کردہ ڈاکٹر کر دے۔

ذہنی اور جسمانی طور پر گاڑی چلانے کے قابل نہ ہونا:

© Copyright www.nayaab.net

کسی بھی ایسے بیماری یا معذوری میں مبتلا شخص، جو نیشنل ہائی ویز پر گاڑی چلائے اس کا ایسی بیماری کی حالت میں گاڑی چلانا لوگوں کو خطرہ میں ڈال دے ایسی صورت میں گاڑی چلانے والے شخص کو ۵۰۰ روپے سے ۱۰۰۰ روپیہ تک کا جرمانہ اور ایک ماہ تک کی قید کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ ایسے شخص کی گرفتاری اس وقت عمل میں لائی جائے گی جب میڈیکل بورڈ اسے ثابت کردے۔

تیز رفتاری کا مظاہرہ کرنا:

جو کوئی کسی مطلقہ اتھارٹی سے تحریری اجازت نامہ حاصل کئے بغیر، ازخود سے یا کسی اور کی اجازت سے گاڑیوں کی ریس یا سپیڈ کی ٹرائل میں حصہ لیں ایسی صورت میں نیشنل ہائی ویز کے قانون کی خلاف ورزی کرے گا اور اسے ایک ہزار روپیہ تک کا جرمانہ اور ایک ماہ تک کی قید یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

معلومات فراہم کرنے کی پابندی:

ایسی گاڑی کا مالک جس کے ڈرائیور کو تیز رفتاری کے جرم کے باعث کسی پولیس آفسر نے گرفتار کرلیا ہو، تو وہ وردی میں ملبوس پولیس آفسر یا اس کے نمائندہ کو ایسی تمام مطلوبہ معلومات فراہم کرے گا جیسے نام، لائسنس جو اس وقت برآمد ہوا ہو۔

غیر محفوظ حالت کی گاڑی چلانا:

جو کوئی ازخود سے یا کسی کے کہنے پر ایسی گاڑی یا کوئی ٹریلر چلائے جو نیشنل ہائی وے پر اس کیلئے یا دوسروں کیلئے باعث خطرہ ہو ایسی صورت میں اسے ایک ہزار روپیہ تک کا جرمانہ یا ایک ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

مدہم / رنگین شیشوں والی گاڑی چلانا:

مدہم / رنگین شیشوں والی گاڑی چلانے والے ڈرائیور ازخود یا اس کے ایماء پر چلانے والا کوئی اور ہو، کو دو ہزار روپیہ تک کا جرمانہ اور ایک ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ اس قسم کے شیشوں

© Copyright www.nayaab.net

والی گاڑیوں کو نیشنل ہائی ویز پر چلانے کی ممانعت ہوگی۔

گاڑیوں کی تعمیر (construction) سے متعلق خلاف ورزی کی صورت میں سزا:

گاڑیوں کی تعمیر (construction) سے متعلق خلاف ورزی ٹریلر یا گاڑیوں کو بنانے، ایک جگہ جمع کرنے، برآمد کرنے، اس کی فروخت یا اس کی حوالگی کی غرض سے نیشنل ہائی ویز پر اس حالت میں لائیں جس سے کہ ہائی ویز پر باقی گاڑیوں اور مسافروں کیلئے خطرناک ہو یا غیر محفوظ ہو ایسی صورت میں اسے چھ ماہ تک کی قید اور ایک ہزار روپے تک کا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

واضح رہے کہ نیشنل ہائی ویز کے قوانین کے مطابق اس شخص کو اس وقت تک گرفتار نہیں کیا جائے گا جو یہ ثابت نہ کردے کہ وہ اسے کسی اور متبادل راستہ پر لے جانا چاہتا تھا۔

گاڑیوں کے زیادہ لوڈ کی ممانعت:

نیشنل ہائی وے پر مال بردار گاڑیوں کو اس کے سامان کی معین شدہ وزن کے مطابق چلانے کی اجازت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی ڈرائیور یا گاڑی کا مالک اس کے مقرر شدہ وزن جو کہ جدول میں درج ہے سے تجاوز کرے اور مقررہ وزن کے 15 % تک اضافی وزن لوڈ کر کے اور مسافر بردار گاڑیوں کی صورت میں وہ مقرر شدہ وزن جو کہ جدول میں درج ہے سے 30 % زیادہ تعداد میں مسافر بٹھائے گا تو ایسی صورت میں گاڑی چلانے والے یا گاڑی کے مالک کو پانچ ہزار روپے تک کا جرمانہ اور ایک ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ڈیوٹی پر موجود باوردی پولیس آفسر ایسی گاڑی کو اس کی مقررہ تعداد سے زیادہ وزن یا مسافروں کو اتار دے گا اور گاڑی کو ڈرائیور کے حوالے کردیا جائے گا۔

حادثات سے متعلق جرائم:

زیر دفعہ ۷۶ کے تحت نیشنل ہائی وے پر گاڑی چلانے والے شخص کو قانوناً

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' (حصہ ششم) انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

گاڑی روکنے کا کہا جائے گا جہاں متعلقہ گاڑی کسی حادثہ میں ملوث ہو، کسی آدمی، جانور، یا کسی جائیداد کو نقصان پہنچنے کا باعث بنی ہو، جیسا کہ دفعہ ۵۹ (۱) (ب) میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یا اس کے علاوہ زیر دفعہ ۶۱ کی خلاف ورزی کرے جس کے تحت ڈرائیور کی حادثات میں ملوث ہونے کی صورت میں فرائض کی تصریح کی گئی ہے۔ ایسی غلط معلومات بہم پہنچائے جس کا اسے غلط ہونا معلوم ہو ایسی تمام صورتوں میں اسے تین ہزار روپے تک کا جرمانہ یا چھ ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

۱۔ ایسی کوئی بھی جائیداد جو کہ نیشنل ہائی ویز پر ہوں اور جس کی مالیت دو ہزار روپے سے کم کی ہو اسے اس کی قیمت کے برابر ہرجانہ وصول کیا جائے گا یا اس کی مرمت کیلئے اس کی قیمت کا دوگنا متاثرہ فریق کو دیا جائے گا۔ حادثہ کی صورت میں مالی نقصان کے علاوہ زخمی کو علاج معالجہ کیلئے قریبی پیٹرول پوسٹ پر ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر اس حادثہ سے متعلق تفصیل بہم پہنچانی ہوگی۔ بصورت دیگر پانچ سو روپے تک کے جرمانے کی سزا ہوگی۔

۲۔ حادثہ میں موت، زیادہ زخمی ہونے یا ایسی کسی جائیداد کو نقصان کی صورت میں ۲۴ گھنٹوں میں پیٹرول پوسٹ پر اطلاع بہم پہنچانی ہوگی۔ بصورت دیگر دو ہزار روپے تک جرمانہ یا ایک ماہ تک قید کی سزا یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

حادثہ، زخمی کر دینے یا کسی پراپرٹی کو نقصان پہنچانے کی صورت میں ڈرائیور کے فرائض:

زیر دفعہ ۶۱ کے تحت ایسے تمام تصم کے حادثات کی صورت میں گاڑی چلانے والا یا گاڑی کا مالک، تمام مناسب اقدامات کرے گا اور کسی کے زخمی ہونے کی صورت میں اس کو قریب ترین ہسپتال میں لے جائے گا۔

اگر کسی جانور کو زخمی کر دیا ہو تو ایسی صورت میں جانور کے مالک کو بتائے گا اور اس بارے میں ضروری اقدامات کرے گا

اگر کسی جائیدار کو نقصان پہنچا ہے تو مناسب اقدامات کرے گا اور اس کی

© Copyright www.nayaab.net

اطلاع متعلقہ آدمی کو دی جائے گی تا کہ وہ تلافی کریں۔

ایسی کسی قسم کی معلومات وردی میں ملبوس پولیس آفسر کو دی جائے گی اور اگر وہاں کوئی آفسر نہ ہو تو قریبی پیٹرول، پوسٹ کو دی جائے گی۔ واضح رہے کہ اس میں کسی قسم کی تاخیر نہ کی جائے اور وقوعہ کے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر معلومات پہنچا دی جانی چاہییں۔

گاڑی ایسی جگہ پر پارک کرنی چاہیے جس سے ہائی وے پر دیگر گاڑیوں کو نقصان یا خطرہ نہ ہو۔

ٹریفک گاڑیوں کے حفاظتی اقدامات کی پابندی نہ کرنے کی سزا:

ہائی وے پر کسی قسم کی گاڑی چلانے سے متعلق کیے گئے حفاظتی انتظامات کے تحت وضع کیے گئے قواعد یا جب حکومت نے مزید وضاحت کی ہو پر سختی سے عمل درآمد لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جدول ۸ و ۱۲ میں دیئے گئے اقدامات کے علاوہ بھی حکومت یا اس کا کوئی نمائندہ N.H.A. پولیس سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد اس میں مزید ترمیم یا اضافہ کر سکتی ہے۔

ان کی خلاف ورزی کی صورت میں پولیس آفسر اس ڈرائیور کے خلاف فرد جرم عائد کر سکتا ہے اور اسے اتنا جرمانہ کرے گا جتنا کہ اس جدول میں درج ہے اور اس فرد جرم کی ایک نقل متعلقہ شخص کے حوالے کرے گا اور اس سے انگوٹھے کا نشان یا دستخط کروائے گا تا کہ بطور رسید پولیس آفسر رکھ سکے۔

۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر فرد جرم کی ایک نقل متعلقہ ایجنسی بھجوائی جائے گی جہاں پر جرمانہ جمع کرانا ہوگا۔

اس کے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر فرد جرم کی ایک نقل سنٹرل اکاونٹ آفسر کو بھیجے گا اور آخری اور چوتھی نقل اپنے پاس رکھے گا۔

جدول ۱۲ کی خلاف ورزی کے طور پر فرد جرم وصول کرنے والا شخص دس دن کے اندر اندر اپنے حق کی صفائی دے گا بصورت دیگر اسے فرد جرم یا وارننگ پیپر میں درج شدہ جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور اس کی رسید وصول کرے گا۔

اگر جرمانہ ادا نہ کرے گا تو پولیس آفسر ڈرائیور کا لائسنس اور رجسٹریشن اپنے

© Copyright www.nayaab.net

قبضہ میں لے گا اور اس کے خلاف عدالت میں شکایت درج کرے گا تا کہ اس پر کاروائی کی جا سکے۔

واضح رہے کہ اگر کوئی اس آرڈیننس میں دیئے گئے قوانین کی خلاف کرے اور ایسی کسی خلاف ورزی کی صورت میں کوئی جرمانہ نہ ہے تو ایسی صورت میں موٹر وے پولیس اسے بطور سزا پانچ سو روپے تک کا جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اگر پہلے سے کسی ایسے جرم کا مرتکب پایا گیا ہو تو اسے ایسے جرم کا ایک ہزار روپے تک کا جرمانہ ادر کرنا پڑے گا۔

عورت کو بدل صلح میں دینے کی ممانعت

قصاص کا مقصد جان کا بدلہ جان ہے لیکن اگر قتل عمد کی صورت میں کوئی ولی یا وارث مقتول کا حق قصاص کو ترک کرنا چاہے تو وہ صلح کر سکتا ہے۔ اور ایسی شرائط کے تحت جو تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۱۰ کے تحت وضع کیے گئے ہیں۔ جس کے تحت کوئی با شعور ولی کسی بھی وقت بدل صلح کو قبول کر سکتا ہے مگر اس کے ساتھ یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ کسی عورت کو بدل صلح میں دینا جائز بدل صلح نہ ہو گا۔ عرصہ دراز سے ایسی غلط روایات چلی آ رہی تھیں جن میں فریقین آپس میں بدل صلح کے عوض مال کے ساتھ قبیلے کی عورت کو بدل صلح میں شادی کروانے یا دیگر طریقہ کے عوض دے دیتے تھے۔ ایسی رسومات کو جب بھی سامنے لایا گیا ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے سختی سے اس کا نوٹس لیا اور اس کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ مگر اس کے باوجود اس کو روکا نہ جا سکا اس کی شاید ایک وجہ یہ تھی کہ ایسا کرنے والے کے خلاف کوئی تادیبی کاروائی قانون میں مہیا نہ کی گئی تھی

© Copyright www.nayaab.net

لہذا اس سقم کو دور کرنے کیلئے قانون میں مناسب ترمیم کی گئی ہے اور ترمیم شدہ قانون کے مطابق اسے جرم قرار دے دیا گیا اور ایسا کرنے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

ضابطہ فوجداری کیلئے ترمیمی ایکٹ مجریہ ۲۰۰۴ء کی دفعہ ۳۱۰ کے تحت کسی عورت کو بدل صلح میں شادی کروانے یا دیگر طریقہ کے عوض میں نہیں دیا جائے گا۔ اور ایسا اقدام کرنے والوں کیلئے سزائے قید کی سزا مقرر کی گئی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ مدت ۷ سال یا کم سے کم تین سال قید با مشقت ہوگی۔

ضابطہ فوجداری کے تحت ایسے مقدمات کی سماعت ضلع کی سطح پر سیشن کی عدالت کرے گی اور ایسا جرم ناقابل راضی نامہ تصور ہوگا۔

توہین رسالتؐ کے مقدمات میں تفتیش کا طریقہ کار

کوئی مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اس کے مشاہیر یا انبیاء کرام کی شان میں ایسے الفاظ بولے جائیں جن سے ان کے ماننے والوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوں۔ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ کوئی شخص ایسا قدم نہ اٹھائے اور اس کو مذہبی جذبات مجروح کرنے والی باتوں سے باز رکھنے کیلئے ایسے تمام جرائم کو تعزیرات پاکستان میں وضع کیا گیا ہے۔ اور ایک دفعہ 295-c کا اضافہ کیا گیا تھا۔ مذکورہ دفعہ کے تحت جو کوئی الفاظ خواہ وہ منہ سے بولے جائیں یا لکھے جائیں یا لکھے گئے ہوں یا نظر آنے والے نمونوں سے یا کسی اتہام، چالاکی یا کنایہ سے، بلا واسطہ یا بالواسطہ مقدس پیغمبر ﷺ کے متبرک نام کی بے حرمتی کرے تو اسے سزائے موت کی یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ تاہم بعد میں فیڈرل شریعت کورٹ نے ایک فیصلے میں قرار دیا کہ توہین رسالتؐ کی سزا صرف سزائے موت ہوگی اور کوئی متبادل سزا نہیں دی جا

© Copyright www.nayaab.net

سکے گی۔

مذکورہ دفعہ کا اطلاق ۱۹۸۶ء میں کیا گیا تھا اور اس کی تفتیش کا طریقہ کار بھی ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ 156 کے تحت دیگر مقدمات قابل دست اندازی پولیس کی طرح کا تھا۔

جس کے تحت مہتمم تھانہ یا اس کا ماتحت باقی دیگر جرائم کی طرح اس کی تفتیش کرتا تھا۔ چونکہ اس جرم کا تعلق لوگوں کے مذہبی جذبات سے ہے اس لئے اقلیتوں اور دوسرے عوامی نمائندوں کے مطالبہ پر اس کی تفتیش کا علٰحیدہ طریقہ کار وضع کیا گیا

نئے طریقہ کار کو ضابطہ فوجداری ترمیمی ایکٹ مجریہ ۲۰۰۴ء کے تحت لاگو کیا گیا اور ایک نئی دفعہ 156-A کا اضافہ کیا گیا

نئی دفعہ 156-A کے تحت تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء 295-C کے تحت مقدمات کی تفتیش کوئی بھی پولیس آفسر جو کہ سپرنٹینڈنٹ پولیس سے کم کے عہدہ کا نہ ہو ایسے معاملہ کی تفتیش کرے گا۔

واضح رہے کہ اس نئے قانون کے وضع ہونے کے بعد اب ایسے مقدمات کی تفتیش دفعہ 156 کے تحت نہ کی جائے گی اور صرف اعلیٰ پولیس آفسر ہی اس کی تفتیش کرے گا۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

© Copyright www.nayaab.net

جبری مشقت کے انسداد کا قانون

جبری مشقت کو ہر مہذب معاشرے میں ایک ناپسندیدہ ظالمانہ اور غیر قانونی فعل قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ملکی آئین کی رو سے بھی جبری مشقت کی تمام صورتوں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اس لئے مزدور طبقے کے معاشی اور جسمانی استحصال کو روکنے کیلئے جبری مشقت کے نظام کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۹۲ء (Bonded Labour System (Abolition) Act, 1992) نافذ العمل ہے۔ اس قانون کی دفعہ ۲(ای) کی رو سے جبری مشقت (bounded labour system) سے مراد کلی یا جزوی مجبوری کے تحت وہ مشقت و مزدوری ہے جس میں قرض خواہ قرض دہندہ سے معاہدہ کرتا ہے یا اس کے بارے میں ایسا باور کیا جاتا ہے کہ

(۱) اس نے یا اسکے خاندان کے کسی فرد نے اس سے جو پیشگی رقم لی ہے، خواہ اسکا کوئی دستاویزی ثبوت نہ بھی ہو، اسکے عوض یا اس پیشگی رقم پر عائد شدہ سود کے عوض یا رواج یا دستور کے مطابق اس پر عائد شدہ مزدوری کے عوض یا کسی دیگر ایسے معاشی فوائد کے عوض جو اسکے یا اسکے خاندان کے کسی فرد نے حاصل کئے ہوں وہ خود یا اسکے خاندان کا کوئی فرد یا اسکے زیر اختیار کوئی فرد کسی معینہ یا غیر معینہ مدت کیلئے برائے نام معاوضے پر یا بغیر معاوضے کے قرض خواہ کو یا اسکے مفاد کیلئے مزدوری یا خدمات فراہم کرے گا۔ یا

(۲) کسی مقررہ یا غیر مقررہ مدت کے لئے اس سے ملازمت یا دیگر ذرائع معاش کی آزادی سلب کرے گا۔ یا

(۳) اس سے آزادی نقل و حرکت کا حق سلب کرے گا یا

(۴) اس سے اپنی کسی جائیداد یا اسکی پیداوار کی خرید و فروخت کا حق یا کسی سے اپنی مزدوری یا خاندان کے کسی فرد یا کسی زیر اختیار فرد کی مزدوری کی قیمت کا معاملہ طے کرنے کا حق سلب کرے گا۔

دفعہ ۴ کی رو سے اس قانون کے نفاذ کے ساتھ ہی جبری مشقت کے نظام کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور کسی بھی ایسے مزدور کو ایسی جبری خدمات

© Copyright www.nayaab.net

اورمزدوری فراہم کرنے کی ذمہ داری سے آزاد اور بری الزمہ قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ کوئی بھی شخص جبری مشقت کی غرض سے کسی کو کوئی پیشگی رقم نہیں دے گا اور نہ اسے کسی بھی قسم کی جبری مشقت پر مجبور کرے گا۔ دفعہ ۵ کی رو سے کوئی بھی ایسا رواج یا دستور یا عمل یا معاہدہ یا دیگر اسطرح کی دستاویز، خواہ وہ اس قانون کے نفاذ سے پہلے عمل میں آیا ہو یا بعد میں جسکی رو سے کوئی شخص یا اسکے خاندان کا کوئی فرد جبری مشقت کے زمرے میں آنے والے کسی کام یا خدمات کی فراہمی کا پابند بنایا گیا ہو کالعدم اور غیر موثر ہوگا۔

پیشگی کی واپسی سے مزدور کی براءت

دفعہ ۶ کی رو سے اس قانون کے نفاذ کے ساتھ ہی پیشگی یا اسکے باقی ماندہ حصے کی واپسی سے متعلق جبری مشقت کیلئے پابند مزدور کی ذمہ داری ختم کی گئی ہے اور اسکی یا اسکے کسی حصے کی بازیابی کے لئے کسی بھی دیوانی عدالت، ٹریبونل یا کسی اتھارٹی کے پاس کوئی مقدمہ یا دیگر کاروائی کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اسی طرح اس قانون کے نفاذ سے پہلے اگر کسی ایسے مزدور یا اسکے خاندان کے کسی فرد کی جائیداد اگر قرض خواہ نے اس مقصد کے لئے دی ہوئی قرض کی بازیابی کیلئے جبراً قبضے میں لی ہو تو ۹۰ دن کے اندر اس پر اصل مالک کا قبضہ بحال کیا جائے گا اور اگر قبضے کی بحالی عمل میں نہ آسکی ہو تو ناراض شخص مقررہ مدت کے اندر اسکی بحالی کیلئے مقررہ اتھارٹی کو درخواست دے سکتا ہے جس پر وہ قرض خواہ کو سماعت کا معقول موقع دینے کے بعد اسے مصرحہ مدت کے اندر اسکا قبضہ درخواست دھندہ کو بحال کرنے کا حکم کرے گی۔ ایسی اتھارٹی کا جاری کردہ ایسا حکم دیوانی عدالت کا حکم تصور ہوگا جس کا اجراء کم سے کم مالی اختیار رکھنے والی مجاز عدالت کرے گی۔

قرض خواہ منسوخ شدہ قرض کی ادائیگی قبول نہیں کرے گا

© Copyright www.nayaab.net

دفعہ ۸ کی رو سے کوئی بھی قرض خواہ جبری مشقت کی غرض سے بطور قرض دی ہوئی ایسی رقم کی واپسی قبول نہیں کرے گا جسے منسوخ کیا گیا ہو یا جسکے بارے میں ایسا باور کیا جاتا ہو یا اس ایکٹ کے احکام کے مطابق اسکا معاملہ طے ہو چکا ہو۔ خلاف ورزی کی صورت میں اسے تین سال تک قید اور کم از کم ۱۵ ہزار روپے جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ علاوہ ازیں اسے یہ بھی ہدایت کی جائے گی کہ اس دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس نے جو رقم حاصل کی ہے اسے اس مزدور کو واپس کرنے کیلئے مقررہ مدت کے اندر عدالت میں جمع کردے۔

ضلعی مجسٹریٹ کی ذمہ داری

دفعہ ۹ کی رو سے صوبائی حکومت کی طرف سے ضلعی مجسٹریٹ کو اس قدر اختیارات اور ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں جو اس قانون کے احکام پر عمل کو یقینی بنانے کیلئے ضروری ہوں۔ ان اختیارات کو یا ان میں سے بعض اختیارات کو مقررہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا اختیار ضلعی مجسٹریٹ اپنے کسی ماتحت آفسر کو بھی تفویض کر سکتا ہے۔ دفعہ ۱۰ کی رو سے ضلعی مجسٹریٹ یا اسکی طرف سے با اختیار آفسر، جہاں تک قابل عمل ہو، رہائی پانے والے جبری مشقت کے شکار مزدور کے معاشی مفادات کا تحفظ اور اسکی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا تا کہ اسکے لئے نہ تو دوبارہ ایسا پیشگی قرضہ لینے کا کوئی موقع رہے اور نہ ضرورت۔ ہر ضلعی مجسٹریٹ اور اسکی طرف سے با اختیار آفسر کی یہ بھی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس بات کی تحقیق کرے کہ آیا اس قانون کے نفاذ کے بعد اسکے حدود اختیار میں کوئی شخص خود یا اسکی ایماء پر کوئی دوسرا شخص جبری مشقت کے نظام پر عمل تو نہیں کر رہا اور اگر تحقیق کے بعد وہ کسی کو اس جرم کا قصوروار پائے تو وہ فوری طور پر اس قانون کے احکام کے مطابق اسکے خلاف کاروائی عمل میں لائے گا۔

جبری مشقت کی سزا

© Copyright www.nayaab.net

دفعہ ۱۱ کی رو سے جو شخص اس قانون کے نفاذ کے بعد کسی شخص کو جبری مشقت پر مجبور کرے گا تو وہ کم از کم دو سال اور زیادہ سے زیادہ ۵ سال تک کیلئے سزائے قید یا کم از کم پچاس ہزار روپیہ جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔ اسی طرح دفعہ ۱۲ کی رو سے جو بھی شخص اس قانون کے نفاذ کے بعد کسی ایسے رواج، دستور، معاہدے یا دیگر کسی دستاویز کے نفاذ کے ذریعے کسی شخص یا اسکے خاندان کے کسی فرد کو جبری مشقت کے نظام کے تحت کسی طرح کی خدمات یا مزدوری کی فراہمی پر مجبور کرتا ہے تو وہ کم از کم دو سال اور زیادہ سے زیادہ ۵ سال تک کے لئے سزائے قید اور کم از کم پچاس ہزار روپیہ جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔ وصولی کی صورت میں جرمانے کی اس رقم سے مزدور کو لی گئی جبری مشقت کے عوض کم از کم پچاس روپیہ روزانہ کے حساب سے معاوضہ دیا جائے گا۔

مزدور کی جائیداد کی ملکیت کی عدم بحالی کی سزا

دفعہ ۱۳ کی رو سے اس قانون کے احکام کے مطابق کسی ایسے مزدور کی جائیداد کی ملکیت اسے بحال کرنے کا ذمہ دار شخص اگر ۹۰ دن کے اندر ایسا کرنے میں کوتاہی سے کام لے یا ناکام رہے تو وہ ایک سال تک کیلئے سزائے قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا اور وصولی کی صورت میں جرمانے کی اس رقم سے اس مزدور کو ۱۰ روپیہ روزانہ کے حساب سے قبضہ بحال نہ ہونے کی مدت کا معاوضہ دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۴ کی رو سے جو شخص کسی دوسرے کو اس قانون کے تحت قابل سزا کسی جرم کے ارتکاب پر ابھارے گا تو وہ اس سزا کا مستوجب ہو گا جو قانون کے اندر اس جرم کے لئے مقرر ہے خواہ اس تحریض کے نتیجے میں جرم کا ارتکاب ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

ویجیلنس کمیٹیوں کا قیام

© Copyright www.nayaab.net

دفعہ ۱۵ کی رو سے ضلعی سطح پر مقررہ طریقہ کار کے مطابق ویجیلنس کمیٹیوں (Vigilance Committees) کا قیام عمل میں لایا جائے گا جو علاقے کے منتخب نمائندگان، ضلعی انتظامیہ، بار ایسوسی ایشن، پریس اور سماجی خدمات سے متعلق افراد اور وفاقی اور صوبائی لیبر ڈیپارٹمنٹ کے نمائندگان پر مشتمل ہونگی۔ ان کمیٹیوں کی ذمہ داریاں حسب ذیل ہونگی۔

(الف) ضلعی انتظامیہ کو اس قانون کے موثر نفاذ سے متعلق معاملات اور اس کے نفاذ کو مناسب انداز سے یقینی بنانے کے بارے میں مشورے دینا۔

(ب) رہائی پانے والے ایسے مزدوروں کی آبادکاری میں مدد دینا۔

(ج) قانون کی عمل پذیری پر نظر رکھنا۔

(د) جبری مشقت کے شکار مزدوروں کو ضروری مدد فراہم کرنا جو اس قانون کے مقاصد کے حصول کیلئے ضروری ہو۔

اختیار سماعت

دفعہ ۱۶ کی رو سے اس قانون کے تحت سرزد کسی جرم کی سماعت صوبائی حکومت کی طرف سے با اختیار درجہ اول مجسٹریٹ کرے گا جسکی سماعت سرسری طور پر کی جائے گی۔ دفعہ ۱۷ کی رو سے اس قانون میں مندرج جرائم قابل دست اندازی پولیس اور قابل ضمانت ہیں۔

کمپنیوں کی طرف سے ان جرائم کا ارتکاب

دفعہ ۱۸ کی رو سے اگر اس قانون کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کسی کمپنی یا فرم وغیرہ کی طرف سے کیا گیا ہو تو ہر وہ شخص جو جرم کے ارتکاب کے وقت ایک ذمہ دار فرد کی حیثیت سے کمپنی یا فرم کے معاملات چلانے کیلئے اس کمپنی یا فرم کو مسئول ہو کمپنی یا فرم

سمیت اس جرم کا قصوروار گردانا جائے گا۔ اور اسکے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے اسے سزا دی جائے گی۔ ذیل ا میں کسی حکم کے باوجود اگر اس قانون کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کسی کمپنی یا فرم نے کیا ہو اور یہ ثابت ہوا ہو کہ اس جرم کا ارتکاب کسی ڈائریکٹر، منیجر یا کمپنی

© Copyright www.nayaab.net

یا فرم کے کسی دیگر آفسر نے کیا ہو تو اسے اس جرم کا قصوروار گردانا جائے گا اور اسکے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے سزا دی جائے گی۔

عدالتوں کے اختیارات پر بعض پابندیاں

دفعہ ۲۰ کی رو سے کسی بھی عدالت کو کسی بھی ایسے معاملے سے متعلق حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جس پر اس قانون کی کسی دفعہ کا اطلاق ہوتا ہو الا یہ کہ اس قانون میں اسکی صراحت کی گئی ہو اور نہ کوئی عدالت کسی ایسے معاملے سے متعلق کوئی حکم امتناعی جاری کرسکتی ہے جو اس قانون کے تحت عمل میں آیا ہو یا آسکتا ہو۔

فیصلہ شدہ معاملات کو دوبارہ عدالت میں لانے پر پابندی

دنیا کے تمام قوانین میں اس بات کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ فیصلہ شدہ معاملے کو کسی شکل میں بھی کسی نئے مقدمے کا موضوع نہ بنایا جائے اور جو مقدمہ متعلقہ فریقین کے درمیان مجاز عدالت سے طے پائے اس کو حتمی سمجھا جائے۔

کسی فیصلہ شدہ مقدمہ سے مراد وہ امر ہے جس میں دو فریقین کے مابین متنازعہ امور پر عدالت نے باقاعدہ سماعت کی ہو اور فیصلہ صادر کر دیا ہو، دونوں فریقین اس فیصلہ کے پابند ہوتے ہیں۔ ایک مقدمہ میں فیصلہ صادر ہونے کے بعد دوبارہ سے اسی مقدمہ کے امور کو متنازعہ بنا کر نیا مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکتا۔ ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۱۱ کے تحت ایسے تمام دیوانی مقدمات جن کے متنازعہ امور پر فیصلہ صادر کیا جا چکا ہو،

© Copyright www.nayaab.net

دوبارہ اسی دادرسی کیلئے دائر نہیں کیا جا سکتے۔ اس قانون کا مقصد عدالتوں میں لامحدود مقدمہ بازی کو روکنا ہے۔ اس قسم کے قانونی انتشار کو روکنے کیلئے مقدمہ فیصلہ شدہ کے اصول کو لاگو کیا گیا ہے۔ جسے زیر دفعہ ۱۱ میں Res Judicata کا نام دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے کسی متنازعہ امور کے بارے میں عدالت نے کوئی قطعی فیصلہ صادر کر دیا ہو تو فیصلہ متنازعہ امور پر حتمی ہو گا اور فریقین اس بات کے پابند ہوں گے کہ وہ ان امور اور عنوان پر دوبارہ کوئی نیا مقدمہ دائر نہیں کر سکیں گے اور انصاف کے تقاضے کے تحت کسی بھی انسان کو ایک ہی وجہ تنازعہ پر ایک سے زائد دفعہ پریشان نہیں کیا جا سکتا۔ مصلحت عامہ کا تقاضا ہے کہ مقدمہ بازی کا خاتمہ ہو جائے۔ ضابطہ دیوانی کے تحت ایسے مقدمہ بازوں پر یہ قدغن لگائی گئی ہے کہ وہ کسی مجاز عدالت کی طرف سے حتمی فیصلہ کو دوبارہ زیر بحث نہیں لا سکتے اور Res Judicata کے اصول کا اطلاق تمام دیوانی عدالتوں کے سامنے لائے جانے والے مقدمات پر ہو گا۔

دفعہ ۱۱ کے مطابق کسی مقدمہ کو فیصلہ شدہ قرار دینے کیلئے جن ضروری شرائط کا احاطہ کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

ا۔ فیصلہ شدہ مقدمہ سے مراد انہی فریقین کے درمیان انہی متنازعہ امور پر عدالت کا حتمی فیصلہ ہے جو صادر ہو چکا ہو۔ مثلاً جب کوئی فیصلہ شدہ امور پر نیا مقدمہ دائر کیا جائے تو فریق ثانی کو بطور دلیل یہ حق ہو گا کہ وہ اپنے دفاع میں یہ دلیل دے کہ پہلے سے انہی فریقین کے درمیان انہی امور پر ایک مجاز عدالت کا فیصلہ آ چکا ہے لہٰذا ان امور کو دوبارہ متنازعہ نہیں بنایا جا سکتا۔ اس صورت میں اصول Res Judicata مدعا علیہ کو ایک دفاع کی صورت مہیا کرتا ہے۔

II۔ ان امور پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جب کہ وہ مقدمہ مجاز عدالت سے فیصلہ ہونے کے بعد اپیل نہ کیا گیا یا اپیل کا فیصلہ ہو چکا ہو۔ واضح رہے کہ اس ضمن میں مجاز عدالت سے مراد وہ عدالت ہے جس کو ایسے مقدمات کا فیصلہ کرنے کا قانونی اختیار حاصل ہو۔

III۔ فیصلہ شدہ امور میں وہ دادرسی جو کہ پہلے سے مانگی گئی ہو اور اس پر کوئی فیصلہ نہ دیا گیا ہو بھی شامل ہے اور اسے اس اصول کے تحت فیصلہ

© Copyright www.nayaab.net

شدہ سمجھا جائے گا۔ مثلاً مقدمہ برائے قبضہ جائیداد میں درمیانی منافع جات مانگے گئے تھے مگر عدالت نے درمیانی منافع جات کیلئے فیصلہ نہیں کیا، اس اصول کے تحت یہ سمجھا جائے گا کہ دادرسی سے عدالت نے انکار کر دیا ہے لہٰذا اسی جائیداد کے درمیانی منافع جات کیلئے نیا مقدمہ دائر نہ کیا جائے گا۔

۱۷۔ جہاں بہت سے لوگوں کا ذاتی مفاد واسطہ ہو اور مفاد عامہ کیلئے دعویٰ دائر کرنے کے بعد فیصلہ کی صورت میں نہ صرف ان تمام فریقین جو کہ مقدمہ میں شریک تھے بلکہ وہ لوگ جنہیں مقدمہ دائر کرنے کا حق حاصل تھا اور وہ بطور فریق اس وقت اس میں شامل نہ تھے ان پر بھی فیصلہ کا اطلاق ہوگا اور وہ دوبارہ اسی مفاد میں دادرسی کیلئے نیا مقدمہ بطور فریق دائر نہیں کر سکتے۔

پاسپورٹ سے متعلق جرائم اور سزائیں

پاسپورٹ کسی شہری کا اپنی حکومت سے جاری کردہ اجازت نامہ ہوتا ہے جس کے تحت نہ صرف یہ کہ وہ اپنا ملک چھوڑ سکتا ہے بلکہ اپنے ملک میں اسی دستاویز کی بناء پر واپس آ سکتا ہے۔ ہر مہذب ملک کسی بھی آدمی کو اپنی سرحد میں داخل ہونے سے پہلے اس کے پاسپورٹ کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اس کے آنے کا مقصد پوچھ سکتا ہے۔ اس میں کسی شہری کی نہ صرف شہریت بلکہ اس کے تمام کوائف من جملہ اس کی ذاتی حیثیت، شناخت، تصویر، کسی ملک میں مستقل قیام کا پتہ درج ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی دستاویز ہے کہ جس پر کوئی بھی ملک کسی دوسرے شہری کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت جسے عام طور پر ویزہ کہتے ہیں کا اندراج کرتا ہے اور اس میں اس شخص کے کسی ملک میں داخل ہونے کا مقصد، قیام کا دورانیہ اور اس کا کوئی خاص اجازت نامہ جس میں معاشی سرگرمیاں شامل ہیں، بھی درج کیا جا سکتا ہے۔ یہ کسی ملک میں زمینی، ہوائی یا بحری راستے کے ذریعے

© Copyright www.nayaab.net

داخل ہونے کا اجازت نامہ ہے۔ تمام ممالک نے پاسپورٹ کے صحیح اندراج، اس کی نقل وحرکت، اس کے اجراء، اس کی منسوخی یا اس کی واپسی سے متعلق احکامات پر سختی سے عمل درآمد کے سلسلہ میں قوانین وضع کئے ہیں تا کہ اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں مختلف سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ حکومت پاکستان نے پاسپورٹ ایکٹ کا نفاذ ۱۹۷۴ء میں کیا اور اس میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں بھی لائی گئی ہیں۔ اس قانون کے مطابق پاسپورٹ بیرون ملک سفر کیلئے سب سے اہم دستاویز ہوتا ہے جس میں سفارتی وسرکاری ملازمین کو جاری شدہ پاسپورٹ بھی شامل ہے یہ مقررہ وقت کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس بات کا اجازت نامہ ہوتا ہے کہ حامل کنندہ اس کے ذریعے پاکستان سے دوسرے ملک سفر کرسکتا ہے۔ اس کا اجراء وفاقی حکومت کرتی ہے یا اس کے زیرنگرانی ہوتا ہے۔ اس کو قانون کے تحت دیئے گئے قواعد کے ذریعے وضع کیا گیا ہے۔

پاسپورٹ کے بغیر ملکی سرحد سے باہر جانے پر پابندی:

زیر دفعہ ۳ پاسپورٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء کے تحت پاسپورٹ کے بغیر غیر ملکی نقل وحرکت پر پابندی ہے۔ پاکستانی شہریت کا حامل کوئی بھی فرد جو کہ ۱۲ سال یا اس سے زائد عمر کا ہو، پاسپورٹ حاصل کرسکتا ہے۔ پاسپورٹ کے بغیر کوئی غیر ملکی سفر نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی اور ایسے راستے یا ذریعہ کسی ملک سے ہوتا ہوا سفر کرسکتا ہے جس کا کہ پاسپورٹ میں اندراج نہ ہو اور نہ ہی اس کے تحت مذکورہ شرائط واضع کی گئی ہوں۔ کسی بھی ایسے ملک نہیں سکتا جس کیلئے اس کا پاسپورٹ قابل عمل نہ سمجھا جائے۔

خلاف ورزی کی صورت میں سزا:

جیسا کہ اس کے حصول کیلئے عمر کی کم سے کم حد کا تعین کیا گیا ہے اسی طرح اس کی خلاف ورزی کی صورت میں اس کی سزا کا اطلاق بھی عمر کی اسی حد سے کیا جائے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

جو کوئی پاسپورٹ کے بغیر غیر ملکی سفر کرے یا کرنے کی کوشش کرے گا، پاکستان میں بغیر پاسپورٹ کے داخل ہو جائے یا داخل ہونے کی کوشش کرے یا کسی ایسی جگہ، راستے سے داخل ہونے کی کوشش کرے جس کا اندراج پاسپورٹ میں نہ ہو تو ایسا کرنے والے کو ایک سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

جو کوئی دفعہ ۳ کی خلاف ورزی میں کسی ایسے ملک جائے جس کیلئے اس کا پاسپورٹ قابل عمل نہ ہو اور اس کے ہمراہ ۱۲ سال سے کم عمر بچہ بھی ہو تو اسے قانون کے تحت مقرر شدہ سزا جو کہ ایک سال قید اور جرمانہ ہے، کے علاوہ اضافی سزا بھی دی جائے گی۔

اتنی مدت کے جرائم اگرچہ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کے تحت قابل ضمانت ہیں تاہم پاسپورٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء کے تحت ایسے جرائم نا قابل ضمانت ہوں گے۔

دفعہ ۳ کی خلاف ورزی کی صورت میں کسی ایسے مجرم کی مدد کرے، اسے بچانے کی کوشش کرے، چھپانے کی کوشش کرے گا یا اس کے مقدمہ گرفتاری یا سزا میں رخنہ ڈالے، دخل اندازی کرے تو ایسا کرنے والا بھی اس جرم میں شریک سمجھا جائے گا اور اس کی خلاف ورزی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

کوئی فرد مذکورہ دفعہ کی خلاف ورزی کی صورت میں باہر جائے یا باہر جانے کی کوشش کرے اور جو اس کی اعانت کرتا ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس آدمی نے اس قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ مثلاً کسی شخص کو جعلی پاسپورٹ بنا کر دینا یا کوئی کمی بیشی تخلیق کرنا۔

اس جرم کے ارتکاب میں استعمال ہونے والی ٹرانسپورٹ یا آمد و رفت کے ذرائع کے مالک کو اعانت مجرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے اور آمد و رفت میں استعمال ہونے والا ذریعہ مثلاً بس، جہاز وغیرہ بحق سرکار ضبط ہو سکتے ہیں۔

پاسپورٹ سے متعلق دستاویزات کے اندراج میں کمی بیشی کی

© Copyright www.nayaab.net

سزائیں:

۱۔ جو کوئی پاسپورٹ کے حصول کیلئے کسی ایسی دستاویز میں غلط بیان دے یا دینے کی کوشش کرے جس کو کہ وہ غلط باور کرتا ہو،

۲۔ جان بوجھ کر ایسے امور کا دانستہ اخفاء کرے جو اس کے علم میں تھے اور جنہیں ظاہر کرنا اس کا فرض بنتا ہو،

۳۔ کسی ایسی دستاویز میں تحریف یا اضافہ، تبدیلی جو پاسپورٹ کے حصول کیلئے دی گئی ہو مثلاً بیان حلفی کسی پاسپورٹ کا استعمال جس میں تحریف یا تبدیلی کر دی گئی ہو،

۴۔ کسی تبدیل شدہ دستاویز کو استعمال کرنا،

۵۔ کسی کو جاری شدہ پاسپورٹ کا غیر قانونی طور پر رکھنا یا اپنے قانونی پاسپورٹ کو کسی غیر قانونی طور پر استعمال کرنے کی اجازت دینا،

۶۔ پاسپورٹ کے حصول کیلئے استعمال ہونے والی دستاویز کی ترسیل، لین دین کی صورت ایسا کرنے والے شخص کو کم از کم ۶ ماہ قید سخت جو کہ قابل ضمانت ہو گی یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں،

۷۔ جان بوجھ کر اپنا پاسپورٹ واپس نہ کرنا جبکہ اسے واپس کرنے کو کہا گیا ہو یا اس کو منسوخ کیا گیا ہو یا قبضہ میں دینے کیلئے کیا گیا ہو، ضبط کرنے کا کہا گیا ہو،

۸۔ ایک سے زائد پاسپورٹ بنائے ہوں اپنے نام یا مختلف ناموں پر سے حاصل کئے ہوں اور اس بات کو مخفی رکھا ہو کہ اس کے پاس پہلے سے ایک پاسپورٹ ہے۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں ۳ سال کی مدت تک کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں اور اس مدت کی سزائیں نا قابل ضمانت ہیں۔

پاسپورٹ کو ضبط، منسوخ کرنے کا اختیار:

اس قانون کی دفعہ ۸ کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے جاری کردہ پاسپورٹ اس کی ملکیت سمجھا جائے گا جو کہ فریق متاثرہ کو نوٹس دینے پر اسے قبضے یا منسوخ کرنے کا حکم کر سکتی ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

تاہم فوری نوعیت کے کیس میں پاسپورٹ قبضے میں لینے یا منسوخ کرنے کے بعد فریق متاثرہ کو ۷۲ گھنٹوں کے اندر اندر اس فیصلہ کے خلاف شنوائی کیلئے نوٹس جاری ہوسکتا ہے۔

ان تمام امور میں جہاں وفاقی حکومت اس نتیجے پر پہنچے کہ کوئی آدمی جس کے پاس پاکستانی پاسپورٹ ہے وہ حکومت پاکستان کے خلاف تخریبی کاروائی میں ملوث ہے یا حکومت پاکستان کے کسی دوسری حکومت کے ساتھ تعلقات میں خرابی کا باعث بنتا ہے تو ایسی صورت میں بھی بغیر وجوہ بتائے اس کو تحویل میں لیا جا سکتا ہے تاہم اس حکم کے بعد فریق متاثرہ کو شنوائی کا نوٹس دیا جا سکتا ہے۔

مزید برآں جہاں مجاز اتھارٹی مذکورہ اقدامات یعنی حکومت کے خلاف تخریبی کاروائی یا اس کے بیرون یا دوسری حکومتوں کے ساتھ تعلقات میں رخنہ ڈالنے کا سبب بنا رہا اور اس بنیاد پر اس کا پاسپورٹ ضبط ہوگیا منسوخ ہوگیا یا تحویل میں لے لیا گیا ایسے شخص کو مجاز اتھارٹی کے اس حکم کے خلاف ۳۰ یوم کے اندر درخواست نظر ثانی دائر کرنے کا حق حاصل ہوگا اور اس پر مجاز اتھارٹی کا فیصلہ حتمی سمجھا جائے گا۔ حکومت پاکستان کسی بیرون ملک میں محصور شدہ بے کس یا مفلوک الحال پاکستانی کو پاکستان واپس لانے کے اخراجات کو اس شخص سے بطور مالیہ وصول کئے جا سکتے ہیں۔

بار ثبوت:

کوئی فرد جو پاسپورٹ کے حصول کیلئے کوئی تفصیلات بیان کرے گا اس کی حقیقت کو ثابت کرنا اس حامل کنندہ کا کام ہے۔ قانون یہ باور کرتا ہے کہ اس شق کی خلاف ورزی کی صورت میں ذرائع آمد و رفت کے مالک کو لازم ہے کہ وہ اس بات کو ثابت کرنے کا پابند ہوگا کہ اس کو اس ایکٹ کی خلاف ورزی کی بابت علم نہ تھا۔

گرفتاری کا اختیار:

اس قانون کے تحت پولیس آفسر جو کہ سب انسپکٹر سے کم کے عہدہ کا نہ ہو اور کوئی کسٹم انسپکٹر جو کہ وفاقی حکومت کے عمومی یا خصوصی حکم نامہ کے تحت اس بات کا مجاز ہو، کسی ایسے فرد کو گرفتار کر سکتا ہے جو کہ اس قانون کی

© Copyright www.nayaab.net

خلاف ورزی کر رہا ہو یا اس کے خلاف معقول شک وشبہ کی گنجائش موجود ہو۔ وفاقی حکومت کا کوئی بھی مجاز آفسر کسی بھی آمد ورفت کے ذرائع کو کسی بھی ایسی جگہ سے قبضہ میں لے سکتا ہے جس میں ایسا آدمی سفر کر رہا ہو۔ جو اس قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب پایا گیا ہو۔

آمد ورفت کے ذرائع کو اس عدالت کے حکم سے ضبط کیا جائے گا جس عدالت میں اس کے مالک کے خلاف مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کا مقدمہ دائر ہو چکا ہو۔

مجاز آفسر یا متعلقہ تھانے کا مہتمم ایسی گرفتاری کے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ملزم کو قریبی اور مجاز مجسٹریٹ کی عدالت میں پیشی کرے گا اور مقدمہ کی سماعت ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کے تحت فوجداری عدالت میں ہو گی۔

تحریر شناسی کی خدمات بھی لی جائیں گی تاہم اس کی رائے کو حتمی رائے تصور نہیں کیا جائے گا۔

تحفظ:

واضح رہے کہ اس قانون یا اس کے تحت دئے گئے قواعد کے لاگو کرنے میں جو اقدام اٹھایا جائے گا اس میں حکومت کے کسی مجاز آفسر یا کارندے کے خلاف کسی قسم کی عدالتی کاروائی نہ کی جائے گی۔

وفاقی حکومت سرکاری جریدے کے ذریعہ اپنے اختیارات اس قانون اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کو لاگو کرنے کیلئے اپنے اختیارات ایسے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارے کے کسی ماتحت افسر یا مجاز اتھارٹی کے سپرد کر سکتی ہے یا صوبائی حکومت کے آفسر یا اس کی مجاز اتھارٹی کے سپرد کر سکتی ہے۔

اس قانون سے مستثنیٰ افراد:

وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلانیہ کے ذریعے فرد یا ایسے افراد کو مستثنیٰ کر سکتی ہے جس پر اس قانون کی تمام شقوں کا یا ان میں سے دی گئی کچھ شقوں کا اطلاق نہ کیا جائے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

اچھے چال چلن کی ضمانت پر پروبیشن پر رہائی کا قانون

ہر مہذب معاشرے میں بحیثیت انسان ہر انسان کے حقوق کے احترام و تحفظ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے حتیٰ کہ مختلف جرائم میں سزا یافتہ افراد کے انسانی حقوق کے تحفظ کیلئے مختلف قوانین موجود ہیں۔ ہمارے ملک میں اس طرح کا ایک قانون نیک چال چلن کی ضمانت پر مجرموں کا پروبیشن پر رہائی کا قانون (The Probation of offenders Ordinance, 1960) ہے جو بعض مقدمات میں سزا یافتہ افراد کو حاصل ہے۔

اس آرڈیننس کے تحت با اختیار عدالتیں:

دفعہ ۳ کی رو سے اس آرڈیننس کے تحت اختیارات استعمال کرنے کی مجاز عدالتوں میں ہائی کورٹ، عدالتِ سیشن، درجہ اول مجسٹریٹ اور اس

© Copyright www.nayaab.net

مجسٹریٹ کی عدالت شامل ہے جسے اس سلسلے میں خصوصی اختیارات تفویض کئے گئے ہوں ۔ مجاز عدالت اس آرڈیننس کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرے گی خواہ مقدمہ اس کے سامنے ابتدائی سماعت کے لئے درج ہوا ہو یا اس کے خلاف اپیل یا نظر ثانی کی درخواست ہوئی ہو۔ اگر کسی مجرم کو کسی ایسے مجسٹریٹ نے سزا دی ہو جو اس قانون کے تحت سزا دینے کا مجاز نہ ہو لیکن اس کی دانست میں اس قانون کی دفعہ ۴ یا دفعہ ۵ کے تحت دئے گئے اختیارات کا استعمال ضروری ہو تو وہ اس بارے میں اپنی رائے ضبط تحریر میں لا کر اسے مجرم سمیت درجہ اول مجسٹریٹ کو بھجوا سکتا ہے یا اس کے روبرو پیش ہونے کیلئے اسکی ضمانت لے سکتا ہے جس پر مزکورہ مجسٹریٹ وہی سزا یا کوئی دیگر حکم دے سکتا ہے جو اس مقدمے کی ابتدائی سماعت خود کرنے کی صورت میں وہ دیتا ۔ اور اگر وہ کسی نکتے پر مزید تحقیقات یا اضافی شہادت قلم بند کرنا ضروری خیال کرے تو وہ از خود ایسی تحقیقات کر سکتا ہے یا ایسی اضافی شہادت قلم بند کر سکتا ہے یا کسی اور فرد کو ان کا اہتمام کرنے کی ہدایت کر سکتا ہے۔

مشروط رہائی:

دفعہ ۴ کی رو سے اگر کسی ایسے مجرم کے بارے میں جو ایسے جرم میں ماخوذ ہو جسکی سزا کم از کم دو سال سزائے قید مقرر ہو اور اس سے پہلے کسی جرم میں اسکا سزا یافتہ ہونا ثابت نہ ہو، مجرم کی عمر، چال چلن، سابقہ حالات، اسکی جسمانی اور ذھنی حالت، اسی طرح اسکی طرف سے صادر شدہ جرم کی نوعیت یا اسکی شدت کو کم کرنے والے حالات کے پیش نظر عدالت کی رائے ہو کہ اسے سزا دینا مناسب نہیں ہے اور اسے پروبیشن پر رہا کرنا بھی مناسب نہیں ہے تو عدالت اسکی وجوہات ضبط تحریر میں لاتے ہوئے اسکی سرزنش کرنے کے بعد اسے رہا کرنے کا حکم صادر کرے گی یا اگر عدالت مناسب سمجھے تو اسے اس شرط پر رہا کرنے کا حکم صادر کرے گی کہ وہ مچلکے کے ساتھ یا بغیر مچلکے کے اس مفہوم کا وثیقہ (bond) عدالت میں جمع کر دے کہ وہ حکم صادر ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ ایک سال تک کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ اور اچھے چال چلن کا

© Copyright www.nayaab.net

مظاہرہ کرے گا۔ اس طرح کی مشروط رہائی کا حکم صادر کرنے سے پہلے عدالت سادہ زبان میں مجرم پر یہ بات واضح کرے گی کہ اگر اس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا یا مقررہ مدت کے دوران اچھے چال چلن کا مظاہرہ نہیں کیا تو وہ اس جرم کیلئے مقرر نے کسی جرم کا ارتکاب کیا یا مقررہ مدت کے دوران اچھے چال چلن کا مظاہرہ نہیں کیا تو وہ اس جرم کیلئے مقرر اصل سزا کا مستوجب ہوگا۔ اگر اس دفعہ کے تحت مشروط طور پر رہا ہونے والے مجرم کو اس جرم میں سزا ہو جائے جس میں اسکی مشروط رہائی کا حکم صادر ہوا تھا۔ تو وہ حکم اپنا اثر کھو دے گا۔

عدالت کا پروبیشن کا حکم صادر کرنے کا اختیار:

دفعہ ۵ کی رو سے اگر کسی جرم میں سزا یاب مجرم مرد یا عورت کے بارے میں عدالت کی رائے کے مطابق اس وقت کے حالات، جرم کی نوعیت اور مجرم کے چال چلن کا تقاضا ایسا ہی ہو تو وہ اسکی وجوہات ضبط تحریر میں لاتے ہوئے اس فرد کو فوری طور پر سزا دینے کے بجائے اسے پروبیشن پر رہا کرنے کا حکم صادر کرے گی اور اسے کم از کم ایک سال اور زیادہ زیادہ تین سال تک کسی پروبیشن آفیسر کی نگرانی میں رکھے گی۔ تاہم عدالت ایسا حکم اس وقت تک جاری نہیں کرے گی جب تک ایسا مجرم مچلکے کے ساتھ یا بغیر مچلکے کے اس مفہوم کا وثیقہ عدالت میں جمع نہ کر دے کہ وہ مقررہ مدت کے دوران کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرے گا اور اچھے چال چلن کا مظاہرہ کرتے ہوئے امن سے رہے گا اور اس دوران سزا کیلئے بلانے پر حاضر عدالت ہوگا۔ مزید شرط یہ ہے کہ عدالت اس دفعہ کے تحت کسی کو پروبیشن پر رہا کرنے کا حکم اس وقت تک صادر نہیں کرے گی جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہو کہ مجرم یا اسکا ضامن، اگر کوئی ہو، اسکے دائرہ اختیار کے اندر ایک مخصوص جائے رہائش یا باقاعدہ کاروبار رکھتا ہے جسکے بارے میں باور کیا جاتا ہے کہ وہ اس مدت کے دوران اپنی مذکورہ رہائش یا کاروبار جاری رکھے گا۔ اس دفعہ کی رو سے پروبیشن پر رہائی کی سہولت مرد ہونے کی صورت میں صرف ان جرائم میں دی جائے گی جو تعزیرات پاکستان کے باب ششم (مملکت کے خلاف جرائم) یا باب ہفتم (بری، بحری اور ہوائی

© Copyright www.nayaab.net

افواج سے متعلق جرائم) یا دفعات ۲۱۶ اے (سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں کو پناہ دینے کی سزا)

۳۲۸ (بارہ سال سے کم عمر کے بچے کو والدین یا نگہداشت کرنے والے شخص کا باہر ڈال دینا یا ترک رفاقت کرنا)

۳۸۲ (سرقہ کے ارتکاب کے لئے کسی کو ہلاک کرنے یا ضرب پہنچانے یا مزاحمت کی تیاری کے بعد سرقہ)

۳۸۶ (کسی شخص کو ہلاک یا ضرب کی تخویف میں ڈال کر استحصال بالجبر)

۳۸۷ (استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو ہلاک یا ضرب شدید کی تخویف)

۳۸۸ (ایسے جرم کی تہمت لگانے کی دھمکی سے استحصال بالجبر کرنا جس کی سزا موت یا عمر قید وغیرہ ہے)

۳۸۹ (استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو جرم کی تہمت لگانے کی تخویف)

۳۹۲ (سرقہ بالجبر کی سزا)

۳۹۳ (سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں بالارادہ ضرب پہنچانا)

۳۹۷ (سرقہ بالجبر ڈکیتی ہلاک کرنے یا ضرب شدید پہنچانے کے اقدام کے ساتھ

۳۹۸ (مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام)

۳۹۹ (ڈکیتی کے ارتکاب کیلئے تیاری کرنا)

۴۰۱ (چوروں کے گروہ سے تعلق رکھنے کی سزا)

۴۰۲ (ڈکیتی کے ارتکاب کیلئے جمع ہونا)

۴۵۵ (ضرب پہنچانے، حملہ کرنے یا مزاحمت بے جا کرنے کی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی) یا

۴۵۸ (ضرب پہنچانے یا حملہ یا مزاحمت بے جا کرنے کی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی بوقت شب) کے زمرے میں نہ آتے ہوں نہ انکی سزا موت یا عمر قید ہو اور خاتون ہونے کی صورت میں سزائے موت کے علاوہ تمام جرائم میں دی جائے گی۔

© Copyright www.nayaab.net

(۲) پروبیشن پر رہائی کا حکم صادر کرتے وقت عدالت یہ بھی ہدایت کرسکتی ہے کہ وثیقہ ان تمام شرائط پر مشتمل ہوگی جو عدالت کی نظر میں پروبیشن آفسر کی طرف سے مجرم پر نگرانی رکھنے کیلئے ضروری ہیں نیز وثیقہ رہائش، ماحول اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز اور کسی بھی دیگر ایسی چیز سے متعلق اضافی شرائط پر مشتمل ہوگی جو عدالت خاص حالات میں مجرم کو اس جرم کے دوبارہ ارتکاب یا کسی اور جرم کے ارتکاب سے باز رکھنے اور ایک دیانتدار، محنتی اور قانون کا احترام کرنے والے شہری کی حیثیت سے اسکی دوبارہ آبادکاری کیلئے ضروری ہوں۔

(۳) جس جرم میں مجرم کو پروبیشن پر رہا کیا گیا ہو اس میں اگر مجرم کو سزا ہو جائے تو پروبیشن کا حکم بے اثر ہو جائے گا۔

مجرم کو قیمت یا ہرجانہ ادا کرنے کا حکم:

دفعہ ۶ کی رو سے دفعہ ۴ کے تحت کسی مجرم کو رہا کرنے کا حکم جاری کرتے وقت یا دفعہ ۵ کے تحت اسے پروبیشن پر رہا کرنے کا حکم جاری کرتے وقت عدالت مجرم کو یہ بھی حکم دے گی کہ وہ اس جرم کے نتیجے میں کسی شخص کو پہنچنے والے نقصان کا معاوضہ یا زخموں کا ہرجانہ اور کاروائی پر اٹھنے والے اتنے اخراجات بھی ادا کرے جو عدالت مناسب سمجھے تاہم شرط یہ ہے کہ اسطرح دئے جانے والے معاوضے ہرجانے اور اخراجات کی مالیت کسی بھی صورت میں اس جرمانے سے متجاوز نہیں ہوگی جو عدالت کی طرف سے اس جرم میں عائد کیا گیا ہو اور انکی وصولی بصورت جرمانہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۳۸۶، ۳۸۷ کے مطابق کی جائے گی۔

وثیقہ کی شرائط پر عمل کرنے میں ناکامی

دفعہ ۷ کی رو سے اگر عدالت کے پاس یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ دفعہ ۵ کے تحت وثیقہ کی شرائط پر عمل کرنے کا پابند مجرم ان شرائط میں کسی شرط پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے تو وہ اسکے وارنٹ گرفتاری جاری کرسکتی ہے اور اگر مناسب سمجھے تو اسے اور اسکے ضامنوں کو مقررہ تاریخ پر عدالت کے سامنے پیش ہونے کیلئے سمن جاری کرسکتی ہے۔ اس طرح عدالت کے

© Copyright www.nayaab.net

سامنے پیش کئے جانے والے یا پیش ہونے والے مجرم کو عدالت مقدمے کی سماعت ہونے تک عدالتی تحویل (judicial custody) میں دے سکتی ہے یا تاریخ سماعت پر عدالت کے سامنے پیش ہونے کیلئے مچلکوں کے ساتھ یا غیر مچلکوں کے اسکی ضمانت لے سکتی ہے۔ مقدمے کی سماعت کے بعد اگر عدالت مطمئن ہو کہ مجرم وثیقہ کی شرائط میں سے کسی شرط پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے، شمول ان شرائط کے جو دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت لاگو کئے گئے ہوں تو وہ فوری طور پر اسے جرم کی اصل سزا دے گی یا وثیقہ پر عمل سے تعصب برتے بغیر اس پر زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ لاگو کرے گی تاہم شرط یہ ہے کہ جرمانہ لاگو کرتے وقت عدالت دفعہ ۶ کے تحت لاگو کردہ معاوضے، ہرجانے یا لاگت کو بھی مدنظر رکھے گی۔ مقررہ تاریخ تک جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں عدالت مجرم کو جرم کی اصل سزا دے گی۔

اپیل یا نظرثانی کی درخواست کی صورت میں عدالت کا اختیار:

دفعہ ۸ کی رو سے کسی ایسے جرم کی سزا کے خلاف اپیل یا نظرثانی کی درخواست پر اگر مجرم کو اس قانون کی دفعہ ۴ یا ۵ کے تحت مکمل یا مشروط طور پر رہا کرنے یا پروبیشن پر رکھنے کا حکم صادر ہوا ہو تو عدالت اپیل یا نظرثانی کوئی بھی ایسا حکم جاری کر سکتی ہے جسکا وہ ضابطہ فوجداری کے تحت مجاز ہے یا دفعہ ۴ یا ۵ کے تحت صادر شدہ مذکورہ حکم کو کالعدم یا اس پر نظرثانی کر سکتی ہے اور اسکی جگہ ایسی سزا دے سکتی ہے جسکا اسے قانون کے تحت اختیار حاصل ہے۔ تاہم ایسی سزا اس سزا سے زیادہ نہیں ہوگی جو مجرم قرار دینے والی عدالت اسے دے سکتی ہے۔

پروبیشن کی شرائط میں تبدیلی:

دفعہ ۱۰ کی رو سے دفعہ ۵ کے تحت پروبیشن کا حکم جاری کرنے والی عدالت اسکی یا پروبیشن آفیسر کی طرف سے پیش کی گئی درخواست پر یا اپنی تحریک پر اگر اس دفعہ کے تحت لئے گئے وثیقے (bond) کو تبدیل کرنا ضروری سمجھے، تو پروبیشن پر رہا کئے جانے والے شخص کو عدالت اپنے روبرو

© Copyright www.nayaab.net

پیش ہونے کیلئے سمن جاری کرسکتی ہے اور اسے اس بات کا پورا پورا موقع دینے کے بعد کہ کیوں نہ وثیقے میں تبدیلی کی جائے اس کی میعاد میں کمی بیشی یا اسکی شرائط وضوابط میں تبدیلی کی جاسکتی ہے یا اضافی شرائط عائد کئے جاسکتے ہیں تاہم شرط یہ ہے کہ وثیقے کی میعاد کسی صورت میں ابتدائی حکم کے وقت سے ایک سال سے کم اور تین سال سے زائد نہیں ہوگی۔

تاہم اگر وثیقہ ضمانت کے ساتھ ہو تو ضامن یا ضامنوں کی رضامندی کے بغیر اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا جائے گا بلکہ عدالت پروبیشن پر رہا کئے جانیوالے شخص سے مچلکوں کے ساتھ یا بغیر مچلکوں کے نیا وثیقہ جمع کرنے کا مطالبہ کرے گی۔

کوئی بھی مذکورہ عدالت اگر پروبیشن پر رکھے جانے والے شخص یا پروبیشن آفیسر کی درخواست پر یا ازخود مطمئن ہو کہ پروبیشن پر رکھے جانے والے شخص کا رویہ اس دوران تسلی بخش ہے اور اسے نگرانی میں رکھنا ضروری نہیں ہے تو وہ پروبیشن اور وثیقے کے متعلق حکم سے اسے سبکدوش کرے گی۔

پروبیشن وغیرہ کے اثرات:

(۱) دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے کسی ایسے جرم میں سزایابی، جس میں مجرم کو دفعہ ۴ یا ۵ کے تحت تنبیہ کے بعد یا مشروط طور پر رہا کرنے یا اسے پروبیشن پر رکھنے کا حکم ہوا ہو، وہ جاری کاروائی یا اس آرڈیننس کی دفعات کے تحت مجرم کے خلاف بعد میں عمل میں آنے والی کاروائی کے علاوہ کسی بھی دیگر مقصد کیلئے عدم سزایابی شمار ہوگی۔ تاہم شرط یہ ہے کہ اگر سزایابی کے وقت مجرم کی عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو جسے مشروط طور پر رہا کرنے یا پروبیشن پر رکھنے کا حکم جاری ہوا ہو اور اسے بعد میں اس آرڈیننس کے تحت اس جرم میں سزا ہوئی ہو تو اس پر اس ذیلی دفعہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے اس دفعہ کے ماقبل احکام سے تعصب برتے بغیر کسی بھی ایسے مجرم کی سزایابی، جسے ضروری تنبیہ کے بعد یا مشروط طور پر رہا کیا گیا ہو یا جسے پروبیشن پر رکھا گیا ہو، کسی بھی وقت مجرموں کو

© Copyright www.nayaab.net

نا اہل قرار دینے والے قوانین یا اس کی اجازت دینے والے یا اسکا تقاضا کرنے والے قوانین کے مقاصد کیلئے معتبر سزایابی شمار نہیں ہوگی۔

(۳) ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے اس دفعہ کے مذکورہ احکام حسب ذیل پر اثر انداز نہیں ہونگے۔

(اے) کسی بھی ایسے مجرم کا سزا کے خلاف اپیل کا حق یا کسی جرم میں دوبارہ کاروائی کی روک تھام کیلئے اس پر اعتبار

(بی) کسی بھی ایسے مجرم کی سزایابی کے نتیجے میں کسی جائیداد کی سرمایہ کاری یا اسکی بحالی۔

پروبیشن آفیسر کی ذمہ داری:

دفعہ ۱۲ کی رو سے پروبیشن آفیسر کوئی بھی ایسا فرد ہوسکتا ہے جسے انچارج آفیسر کی طرف سے پروبیشن آفیسر تعینات کیا گیا ہو جو کوئی بھی ایسا شخص ہوسکتا ہے جو اس مقصد کے لئے اس آرڈیننس کے تحت بنے ہوئے قواعد کی رو سے مقررہ کردہ تعلیمی استعداد پر پورا اترتا ہو۔ ایک پروبیشن آفیسر پروبیشن آرڈر کے تحت اپنی ذمہ داری انچارج آفیسر کی نگرانی میں انجام دیگا۔ دفعہ ۱۳ کی رو سے پروبیشن آفیسر اس آرڈیننس کے تحت بنے ہوئے قواعد کے تابع پروبیشن آرڈر میں مقرر کردہ مناسب وقفوں کے بعد یا اسکے تابع، جسطرح انچارج آفیسر مناسب سمجھے، مجرم سے ملاقات کے لئے جائے گا یا اسے ملاقات کیلئے آنے کا موقع دے گا۔

(ب) اس بات پار نظر رکھے گا کہ مجرم دفعہ ۵ کے تحت داخل کردہ وثیقے کی شرائط پر عمل کررہا ہے۔

(س) مجرم کے رویے کے بارے میں انچارج آفیسر کو رپورٹ دے گا۔

(ڈی) مجرم کو ضروری مشورے اور مدد فراہم کرے گا اور اسکے ساتھ دوستانہ تعلق قائم کرے گا اور اگر ضروری ہو تو اسکے لئے مناسب روزگار تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔

(ای) قواعد میں مذکور کوئی بھی ذمہ داری انجام دے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

جعلی ادویات کی خرید وفروخت پر پابندی

ادویات سے متعلق قانون "ڈرگ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء" کا مقصد ملک میں جعلی، زائد المعیاد اور غیر معیاری ادویات کی روک تھام ہے۔ اس ایکٹ کے تحت جعلی اور غیر معیاری ادویات کی تیاری، زائد المعیاد ادویات کی خرید وفروخت کے جرم میں ملکی اور غیر ملکی دوا ساز کمپنیوں، ڈسٹری بیوٹرز اور ڈرگ سٹورز کے خلاف کاروائی کا طریقہ کار اور اصول وضوابط وضع کئے گئے ہیں۔

جعلی اور غیر معیاری ادویات کی تیاری اور فروخت کا دائرہ ایلوپیتھی، ہومیو پیتھی اور طب یونانی کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ ملک میں کئی ضرر رساں ادویات ایک عرصہ سے فروخت ہوتی ہیں جبکہ ان کے مضر اثرات کی وجہ سے بیرونی ممالک میں اس پر کافی عرصہ پہلے پابندی لگائی جا چکی ہے۔ ایسی ہی جعلی لیبارٹریاں، ادویات سازی کیلئے بیرونی ملکوں سے خام مال درآمد کرتی ہیں۔ اسے منافع پر فروخت کر دیتی ہیں۔ ڈرگ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء کے تحت ایسے لوگوں کے خلاف سخت اقدامات کئے گئے ہیں اور ان کیلئے سخت سزائیں مقرر ہیں۔ ایسے جعلساز لوٹ مار کے علاوہ مریضوں کی ہلاکت کے بھی ذمہ دار ہیں جو قتل عمد سے کم جرم نہیں۔ واضح رہے کہ انسانی زندگیوں سے کھیلنے والے ایسے جعلساز افراد کیلئے حال ہی میں حکومت نے سزا ۲۵ سال تک قید اور ایک کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا بڑھانے کی سفارشات مرتب کی ہیں۔

۱۔ موجودہ ڈرگ ایکٹ کے تحت ادویات کی تیاری کیلئے خام مال کی درآمد اور برآمد کی شرائط مقرر کی گئی ہیں، اور اسی طرح ادویات کی درآمد اور برآمد کیلئے بھی مختلف ہدایات اور شرائط مقرر کی گئی ہیں۔

۲۔ کسی دوا یا دوائیوں کا کوئی گروپ، جس کے متعلق وفاقی حکومت کی یہ رائے ہو کہ اس کی درآمد و برآمد پر پابندی لاگو کرنی ضروری ہے تو اس پر پابندی عائد کر دی جائے گی یا اگر وہ یہ سمجھے کہ اس کے تحت جاری شدہ لائسنس کے تحت اس کو درآمد یا برآمد نہیں کیا جا سکتا یا

کوئی ایسی ہدایت دے سکتی ہے جس کے تحت کسی مخصوص دوائی کو یا

© Copyright www.nayaab.net

دوائیوں کے کسی گروپ کو حکومت کی متعلقہ ایجنسی کے سوا کوئی درآمد نہیں کر سکتا۔ واضح رہے ان شرائط کے تحت صرف وہ دوائیاں درآمد کی جا سکتی ہیں جو کہ مغربی یورپی ممالک، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، جاپان، آسٹریلیا یا دیگر کوئی بھی ملک جس سے منگوائی جا سکتی ہوں، شامل ہیں۔

اس قانون میں حالیہ ترمیم ۲۰۰۲ء میں ہوئی جس کے مطابق ایسے ڈائریکٹر، پارٹنرز، اور ملازمین جو کہ کسی دوا ساز کمپنی، کارپوریشن، فرم یا اداروں میں کام کرتے ہوں اور وہ جان بوجھ کر اس قانون یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے گئے ہوں، کے خلاف ڈرگ انسپکٹر قانونی کاروائی کا آغاز کرے گا۔

معانعات:

ا۔ ڈرگ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء کی دفعہ ۲۳ کے تحت کوئی بھی شخص از خود یا کسی کے ذریعہ کسی جعلی دوائی (spurious)، نقلی دوائی (counterfeit)، غلط نشان زدہ دوائی (misbranded)، ملاوٹ شدہ دوائی (adulterated)، غیر معیاری دوائی (substandard)، استعمال کی مقررہ تاریخ گذرنے کے بعد کی دوائی (expiry)، کوئی بھی ایسی دوا جو کہ وضع کردہ قواعد کے تحت رجسٹر نہ ہوئی ہو، فروخت کیلئے پیش نہیں کرے گا۔

II۔ ایسی دوا، جو کہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ disease کو mitigate ٹھیک کرتی ہے،

۲

جو کہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اگر دی گئی مقدار کے مطابق لے لی جائے،

III۔ کوئی ایسی دوا جو کہ اس قانون اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتی ہو،

IV۔ ایسی دوائی فروخت کیلئے تیار کرنا یا جو کہ اس کے دئے گئے قانون کے تحت نہ ہو،

© Copyright www.nayaab.net

V۔ کسی پبلک پارک میں، پبلک ٹرانسپورٹ میں کسی کو دوائی بیچنے کی اجازت نہ ہوگی،

VI کسی ایسی شے کو درآمد کرنا، فروخت کیلئے بنانا، جس سے یہ تاثر دیا جائے کہ یہ دوائی ہے، مگر حقیقت میں وہ دوائی کے زمرے میں نہ آتی ہو،

VII. کسی دوائی کو اس کی وارنٹی کے بغیر فروخت کرنا، جس میں اس کا نام یا batch نمبر جو کہ اس کو جاری کیا گیا یا تو پاکستان مینوفیکچر ڈرگ کی طرف سے جاری شدہ ہو جس میں بنانے والے کو اس بات کی اجازت دی گئی ہو کہ وہ مطلوبہ دوا تیار کرسکتا ہے،

یا ایسا نمبر درآمد دوائی کی طرف دیا گیا ہو،

VIII۔ دوائی کو غلط batch نمبر دینا،

واضح رہے کہ کوئی ایسی کمپنی یا ادارہ اور اس کے تمام ڈائریکٹر، پارٹنر، یا ملازمین، دوائی کے اس جرائم میں برابر کے شریک سمجھے جائیں گے۔

ڈرگ انسپکٹر کے اختیارات:

ڈرگ انسپکٹر اپنے مقامی علاقہ میں اور لائسنس اتھارٹی کی اجازت سے کسی بھی ایسی جگہ کا معائنہ کرسکتا ہے جہاں دوائی بنائی جا چکی ہو یا جہاں دوائی بنتی ہو، جہاں دوائی بھیجی جاتی ہو، رکھی جاتی ہو، دوائی کی نمائش ہوتی ہو،

دوائیوں سے متعلق کسی بھی ایسی جگہ، عمارت کی تلاشی لے سکتا ہے، کسی دوائی کا نمونہ لے سکتا ہے اور اس کا تجزیہ کرنے کیلئے بھیج سکتا ہے، ایسا معائنہ سال میں کم از کم دو مرتبہ ضروری ہے۔ جہاں اس بات کا احتمال ہو کہ اس میں قانون (ڈرگ ایکٹ) کی خلاف ورزی ہو رہی ہے،

کسی قسم کی کاروائی کے جہاں کوئی گواہ کی ضرورت ہو تو اس کیلئے گواہ کی موجودگی کو یقینی بنائے گا،

دوائیوں کے لین دین اور ریکارڈ سے متعلقہ تمام دستاویزی ثبوت جیسے رجسٹر، کیش میمو، بل، یا دیگر ایسی دستاویزات وغیرہ بطور ثبوت قبضہ لے

© Copyright www.nayaab.net

سکتا ہے،

کسی شکایت کنندہ یا درخواست گذار کی تحریری درخواست پر کاروائی کا آغاز کرسکتا ہے،

دوا ساز کمپنیوں کو دوائی کی تیاری کے سلسلہ میں ماہرانہ مشورہ دے سکتا ہے۔

کسی قسم کی تفتیش کے سلسلہ میں امور، بیان، یا معلومات کیلئے کسی بھی متعلقہ شخص کو بلا سکتا ہے،

لیبارٹری، دوکان، سٹور، فیکٹری، گودام، جہاں دوائی تیار ہوتی ہو، سٹور کی گئی ہو، یا نمائش کیلئے رکھی گئی ہو، جہاں پر اس قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، ایسی تمام جگہوں کے تالے کھلوا کر قبضہ میں لے سکتا ہے۔

ڈرگ انسپکٹر، صوبائی کوالٹی کنٹرول اتھارٹی، سنٹرل لائسنس کی اجازت سے، جہاں کہیں ضروری سمجھے، اس جگہ کے انچارج کو وہاں سے دوائیوں، کسی شے کے اٹھانے، ہٹانے کو کہہ سکتا ہے جس کے تحت اس قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔

واضح رہے کہ قبضہ میں لینے اور تلاشی کیلئے ضابطہ فوجداری کے طریقہ کار کو عمل میں نہ جائے گا۔

۳

شکایت اور عدالتی کاروائی:

کوئی شکایت کنندہ یا شکایت گذار اپنی درخواست یا شکایت تحریری طور پر ڈرگ انسپکٹر کو بھجوائے گا اور اس میں اس قانون یا اس کے تحت وضع کئے گئے قواعد کی خلاف ورزی کی نشاندہی بھی بھیجی ہوئی ہو، اپنے علاقہ کے ڈرگ انسپکٹر کو بھجوائے گا۔ جس کے بعد ڈرگ انسپکٹر اس کا تجزیہ کروائے گا اور کوالٹی کنٹرول بورڈ کو بھجوائے گا اور وہاں سے مزید کسی کاروائی کے شروع ہونے کی ہدایت لے گا اور اگر کوالٹی کنٹرول بورڈ نے مناسب سمجھا تو F.I.R. کے اندراج کا حکم انسپکٹر کو دے سکتی ہے جس کے بعد F.I.R. درج کرائی جائے گی اور مقدمہ کا آغاز ہوگا۔

خلاف ورزی کی صورت میں سزائیں اور جرمانہ:

© Copyright www.nayaab.net

زیر دفعہ ۲۷ ڈرگ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء کے تحت:

۱۔ جو کوئی بغیر رجسٹریشن کے از خود یا کسی کے کہنے پر کوئی جعلی دوائی تیار کرے گا، درآمد کرے گا یا برآمد کرے گا،

بغیر لائسنس کے خرید و فروخت یا بنانے کا عمل کرے گا،

بغیر لائسنس کے باہر سے کوئی دوائی منگوانے گا تو اسے کم سے کم ۳ سال اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ سال قید اور ایک لاکھ روپے تک جرمانے کی سزائیں ہوں گی۔

۲۔ جو کوئی از خود یا کسی اور کے ذریعہ، کسی نقلی دوائی کو برآمد کرے، بنانے، خریدنے یا بھیجنے یا خریدار کو غلط warranty دے اور تاثر دے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مطلوبہ دوائی کا معیار اس کی دی گئی شرائط کے ہے یہ کہ یہ دوائی ممنوع ادویات میں شمار نہیں ہوتی۔

ایسی دوائی کی نمائش، فروخت یا ذخیرہ کرنے کی اجازت دے جس کی بوتل، ڈبے پر درج لیبل اصل میں اس دوائی کا نہ ہو جو کہ اس کے اندر موجود ہے، اور غلط warranty دے۔

کسی ایسی دوائی کو غیر رجسٹر نام پر برآمد کرے، بنائے، فروخت کرے۔

اس دوائی میں موجود اجزائے ترکیب میں کسی ایک شے کو گھٹا دے یا نکال دے جس سے کہ اس دوائی کی تاثیر کم ہو جائے اور جس سے اس کا معیار گھٹ جائے یا ان اجزاء کی جگہ کوئی دیگر اجزاء اس میں شامل کر دے۔

ان تمام صورتوں میں ایسا کرنے والوں کو ۷ سال تک قید کی سزا اور ایک لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

۳۔ جو کوئی ڈرگ انسپکٹر کے اختیارات میں رکاوٹ ڈالے یا اس کی قانونی حیثیت کو تسلیم نہ کرے تو اسے ایک سال تک قید اور دس ہزار روپے تک جرمانے کی یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

جو کوئی از خود یا کسی اور کے ذریعہ مندرجہ بالا ذیلی دفعہ (۱) (۲) اور (۳) کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے ۵ سال قید یا ۵۰ ہزار روپے تک کا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوں گی۔

دفعہ ۲۷ (۲) کے قابل سزا جرم کے دوبارہ ارتکاب کرنے والے کو کم از کم ۲ سال قید اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ سال قید یا ۲ لاکھ روپے تک کے جرمانے کی

© Copyright www.nayaab.net

سزا یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۷ (۴) کے قابل سزا جرم کا دوبارہ ارتکاب کرنے پر ۷ سال تک قید یا ایک لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

۴

ضبطی:

دفعہ ۲۹ کے تحت جو کوئی ایسی ملاوٹ یا غلط دوائی کا مرتکب پایا جائے ان دوائیوں کے بنانے کیلئے استعمال ہونے والی تمام اشیاء، اس کا ذخیرہ، اس کے استعمال میں لائی جانے والی دیگر چیزیں، پیکٹ، اس کی مال برداری کیلئے استعمال ہونے والی گاڑیاں، وفاقی یا صوبائی حکومت اپنے قبضہ میں لے گی۔

جہاں عدالت ڈرگ انسپکٹر کی درخواست پر مطمئن ہو اور اس کی تفتیش بھی کرائی گئی ہو تو ایسی تمام ادویات کو ضبط کرلیا جائے گا اور اسے تلف کردیا جائے گا۔

انسپکٹر اگر اس بات پر مطمئن ہو کہ ادویات کی تیاری، درآمد اور فروخت اس قانون کے تحت اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے مطابق ہے تو وہ قبضہ کی ہوئی اس دوائی یا ایسی اشیاء کو واپس کرسکتا ہے۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

© Copyright www.nayaab.net

حدود داور تعزیرات پاکستان کے تحت چوری کی سزائیں

جوکوئی بد نیتی سے کسی شخص کے قبضے میں سے یا اس کی حفاظت میں سے اس کی رضامندی اور علم کے بغیر مال لے جائے تو اس فعل کو چوری کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔ مال سے مراد ایسی منقولہ جائیداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے، زمین سے پیوستہ اشیاء کو تب تک ایسے مال میں شمار نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ زمین سے الگ نہ ہوں، اسی طرح کسی شے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ میں چھپا کر رکھ دینا بھی چوری میں شمار ہوگا، کسی کے سامان کو چوری کی نیت سے غلط جگہ روانہ کر دینا، کسی جانور کو مالک کی حفاظتی جگہ سے نکال کر لے جانا بھی چوری کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔

چوری یا تو مستوجب حد ہوگی یا مستوجب تعزیر ہوگی۔

حدود کے تحت چوری کا نصاب اور اس کی سزا:

جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء کے نفاذ کے بعد چوری کو حدود کے زمرے میں شمار کیا گیا ہے۔ جس کے تحت بعض اقسام کی چوری پر مذکورہ آرڈیننس کے تحت حد کی سزا کا طلاق ہوگا۔ جس سے مراد ایسی چوری ہے جو مقررہ نصاب کی مالیت کے مطابق ہو تو اس پر حد لاگو ہوگی۔

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۶ کے تحت چوری کو حد کے زمرے میں لانے کیلئے ایک نصاب مقرر ہے جو کہ 4.457 گرام سونا یا اسی مالیت کی دیگر املاک ہوں گی۔ اس کیلئے یہ شرط بھی عائد کی گئی ہے کہ اگر ایک ہی جگہ سے زائد بار چوری کی جائے اور ہر دفعہ چوری شدہ املاک کی قیمت نصاب سے کم ہو تو یہ چوری مستوجب حد نہ ہوگی۔ خواہ ایسی تمام کاروائیوں میں مجموعی طور پر اس کی مالیت نصاب کے برابر یا اس زائد ہوگئی ہو۔

© Copyright www.nayaab.net

حد کو ثابت کرنے کا طریقہ کار:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے تحت اس کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا:

۱۔ ملزم ایسی چوری کا اقرار کرلے۔

۲۔ کم سے کم ۲ بالغ مسلمان مرد گواہان، اس شخص کے علاوہ جس کی چوری ہوئی ہو، جن کے متعلق تزکیہ الشہود کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت کو اس بات کا قطعی اطمینان ہو کہ وہ تزکیہ الشہود پر پورا اترتے ہیں، سچی بات کہنے والے ہیں، بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں، دونوں گواہان وقوعہ کے عینی شاہد کے طور پر چشم دید گواہ ہیں۔

۳۔ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو چشم دید گواہان غیر مسلم ہو سکتے ہیں، جس کا مال چوری ہوا ہے وہ خود یا اس کی طرف سے مجاز شخص کا بیان عینی شاہدوں کے بیان، سے قبل قلم بند کیا جائے گا۔

جب چوری کا ارتکاب ایک سے زائد اشخاص نے کیا ہو:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۸ کے تحت جب چوری مستوجب حد کا ارتکاب ایک سے زائد اشخاص کریں اور مسروقہ مال کی مجموعی مالیت اتنی ہو کہ اگر اسے ان لوگوں میں جو جرم میں داخل ہوئے برابر تقسیم کیا جائے تو ہر ایک کو اتنا حصہ ملے جو نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو، تو ان تمام پر، جو جرم میں داخل ہوئے تھے، حد قائم کی جائے گی، خواہ ان میں سے ہر ایک نے مال مسروقہ یا اس کے کسی حصہ کو اٹھایا یا نہ اٹھایا ہو۔

مستوجب حد چوری کی سزا:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۹ کے تحت ایسی چوری جو مستوجب حد ہو، کی سزا مقرر کی گئی ہے جس کے تحت:

جو کوئی پہلی دفعہ چوری کرے گا اسے دائیں ہاتھ کو کلائی کے جوڑ سے کاٹ دینے کی سزا دی جائے گی،

جو کوئی دوسری بار چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا اسے اس کے بائیں

© Copyright www.nayaab.net

پاؤں کو ٹخنے تک کاٹ دینے کی سزا دی جائے گی، ان سزاؤں پر عمل درآمد اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک سزا کی توثیق عدالت اپیل سے نہ کی جائے، اس دوران مجرم کے ساتھ اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید کی سزا دی گئی ہو،

جو کوئی تیسری بار یا اس کے بعد کسی وقت بھی، چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا، اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی، اور

اگر عدالت اپیل مطمئن ہو کہ اس نے خلوص دل سے توبہ کی ہے تو اسے ایسی شرائط پر رہا کیا جا سکتا ہے جو عدالت عائد کرنا مناسب سمجھے۔ واضح رہے کہ عضو کاٹنے کا عمل میڈیکل آفسر انجام دے گا اور اگر میڈیکل آفسر کی رائے ہو کہ ہاتھ یا پاؤں کاٹنے کی وجہ سے مجرم کی موت واقع ہو سکتی ہے تو حد پر عمدرآمد اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے گا جب تک موت کا خطرہ ٹل نہیں جاتا۔

کن صورتوں میں حد لاگو نہ کی جائے گی:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۱۰ کے تحت جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۰ میں ان صورتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا مثلاً جب مجرم اور جس کا مال چوری ہوا ہو آپس میں رشتہ دار ہوں، بطور

I۔ میاں بیوی،

II۔ پدری یا مادری آبا و اجداد،

III۔ پدری یا مادری اولاد یں،

IV۔ باپ یا ماں کے بھائی یا بہنیں، یا

V۔ بھائی یا بہنیں یا ان کے بچے،

VI۔ کسی مہمان نے میزبان کے گھر سے چوری کی ہو،

VII۔ کسی ملازم یا اجیر نے اپنے مالک یا آجر کے ہاں چوری کی ہو جہاں اس کو رسائی دی گئی ہو،

© Copyright www.nayaab.net

VIII. جب مسروقہ مال جنگلی گھاس، مچھلی، پرندہ، کتا، سور، نشہ آور شے، موسیقی کا آلہ ہو یا جلد خراب ہونے والی خوردنی اشیاء، جن کے خراب ہونے سے بچاؤ کا بندوبست نہ ہو،

IX۔ جب مجرم کا چوری شدہ مال میں حصہ ہو جس کی مالیت اس کا حصہ منہا کرنے کے بعد نصاب سے کم ہو،

X۔ جب کوئی قرض خواہ اپنے قرض دار کی املاک چوری کر لے، جس کی مالیت اس کو واجب الادا رقم منہا کرنے کے بعد نصاب سے کم ہو،

XI۔ جب مجرم نے کسی خوف یا بھوک پیاس کے تحت چوری کی ہو۔

حسب ذیل حالات میں عدالت حد کی بجائے تعزیر کا حکم سکتی ہے:

I۔ مذکورہ آنڈیٹینس کی دفعہ ۱۱ کے تحت جب چوری مجرم کے اعتراف سے ثابت ہو اور حد پر عمل درآمد سے قبل وہ اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے تو ایسی صورت میں مجاز عدالت دوبارہ سماعت کرنے کا حکم دے گی،

II۔ جب کوئی گواہ اپنی گواہی سے منحرف ہو جائے جس سے عینی گواہوں کی تعداد ایک ہو جائے،

III۔ جب حد پر عمل درآمد سے قبل وہ شخص چوری کا الزام واپس لے لے، گواہ جھوٹے ثابت ہو جائیں یا مجرم کا بایاں ہاتھ یا بایاں انگوٹھا یا بائیں ہاتھ کی کم از کم دو انگلیاں یا دایاں پاؤں موجود نہ ہوں یا بالکل ناکارہ ہوں تو ایسی تمام صورتوں میں عدالت ریکارڈ پر موجود شہادت کی بناء پر تعزیر کا حکم دے سکتی ہے۔

چوری شدہ مال کی واپسی:

دفعہ ۱۲ کے تحت چوری شدہ مال کو اس کی اصلی اور قابل شناخت حالت میں مالک کو واپس کر دیا جائے گا، چاہے اس مال کو ملزم نے کسی دوسرے مال سے تبدیل کر لیا ہو یا اسے کسی شخص پر بیچ دیا گیا ہو، واضح رہے کہ چوری کا مال خریدنے کی صورت میں اس کے خریدار کے قبضے سے برآمد کر کے اصلی مالک کے حوالے کیا جائے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

اگر چوری کا مال مجرم کے قبضے سے گم ہو گیا ہو، خرچ کر دیا گیا ہو تو اس کو حد کے نفاذ کے ساتھ ساتھ اس مال کا معاوضہ بھی ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کے تحت دی گئی اقسام اور سزائیں:

جو چوری حد کے زمرے میں نہ آئے یا جس میں کسی صورت ثبوت موجود نہ ہوں یا جس کیلئے مذکورہ آرڈیننس کے تحت حد نافذ نہ ہو سکے تو وہ تعزیر کے زمرے میں شمار ہوگی اور چوری کے مرتکب شخص کو تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۷۹ کے تحت چوری کی سزا دی جائے گی۔ جس کے تحت چوری کے مرتکب شخص کو تین سال قید یا جرمانے کی سزا دی جائے گی یا دونوں سزائے دی جائیں گی۔

رہائشی مکان یا عمارت وغیرہ میں چوری:

تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۸۰ کے تحت رہائشی مکان، عمارت یا جو خیمہ، کشتی، انسان کی رہائش یا مال کی حفاظت کے کام میں آتی ہو، وغیرہ سے چوری کی صورت میں ۷ سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

کلرک یا ملازم کے مالک کے مقبوضہ مال کی چوری:

دفعہ ۳۸۱ کے تحت جو ملازم یا کلرک اپنے مالک کے قبضے سے مال چرا لیں تو اس کو ۷ سال تک قید اور جرمانہ کی سزائیں ہو سکتی ہیں۔

موٹر کار یا دوسری گاڑیوں کی چوری:

دفعہ ۳۸۱۔A کے تحت جو کوئی موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر یا ٹریکٹر وغیرہ کی چوری کا مرتکب پایا جائے تو اسے چوری شدہ گاڑی کی قیمت کا جرمانہ اور ۷ سال تک قید ہو سکتی ہے۔

چوری کے لئے کسی کو ہلاک یا مزاحمت یا ضرب پہنچانے کا اقدام:

© Copyright www.nayaab.net

حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کوئی دستاویز یا اسکا کوئی حصہ بد دیانتی یا فریب سے تیار کرنا یا اس پر دستخط کرنا یا مہر ثبت کرنا یا اس کو مکمل کرنا یا مکمل شدہ ظاہر کرنے کیلئے اس پر کوئی نشان لگانا یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ اسے کسی دوسرے شخص نے بنایا یا اس پر دستخط کئے یا مہر ثبت کی یا مکمل کیا یا اسکی اجازت سے ایسا کیا گیا۔

(۲) بغیر کسی اختیار کے بد دیانتی یا فریب سے خط تنسیخ کھینچ کر یا کسی اور طرح سے کسی ایسی دستاویز کا کوئی اہم حصہ تبدیل کرنا جو خود اس نے یا کسی دوسرے شخص نے بنایا ہو یا اسکی تکمیل کی ہو خواہ وہ اس تبدیلی کے وقت زندہ ہو یا مر چکا ہو۔

(۳) بد دیانتی سے کسی دستاویز پر کسی شخص سے دستخط یا مہر ثبت کرانا یا اسکی تکمیل یا تبدیلی کرانا یہ جانتے ہوئے کہ وہ شخص دستاویز کے مضمون یا اس میں تبدیلی کی نوعیت کو عقل میں فتور یا نشے میں ہونے یا دھوکے کا شکار ہونے کی وجہ سے نہیں جانتا۔

واضح رہے کہ کسی شخص کا کسی دستاویز پر خود اپنے نام کے دستخط کرنا بھی جعلسازی کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی ہنڈی پر اس نیت سے یہ باور کرانے کے لئے اپنے نام کے دستخط کرے کہ یہ ہنڈی کسی دوسرے اس کے ہم نام شخص نے تیار کی ہے تو وہ جعلسازی کا مرتکب ہوگا۔ اسی طرح کسی جھوٹی دستاویز کو کسی فرضی شخص کے نام سے اس نیت سے بنانا کہ یہ باور کرایا جا سکے کہ یہ دستاویز کسی حقیقی شخص نے بنائی ہے۔ یا اسے کسی فوت شدہ شخص کے نام سے بنانا یہ باور کرانے کیلئے کہ یہ دستاویز اس شخص نے اپنی زندگی میں بنائی تھی جعلسازی کے زمرے میں آ سکتا ہے۔

جعلسازی کی سزا:

جعلسازی کا جرم مکمل ہونے کیلئے صرف اتنا کافی ہے کہ کسی کا کوئی حق متاثر کرنے یا اسے فریب دینے کی نیت سے کوئی جھوٹی دستاویز تیار کی جائے خواہ اس سے فی الواقع کسی کو نقصان نہ بھی پہنچا ہو۔ دفعہ ۴۶۵ کی رو سے اگر کوئی شخص جعلسازی کا مرتکب ہوگا تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا

© Copyright www.nayaab.net

جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اگر چہ مذکورہ دفعہ ۴۶۵ کی رو سے جعلسازی بجائے خود بھی ایک تعزیری جرم ہے تاہم اس کا ارتکاب جن دیگر جرائم کے لئے کیا جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

کسی عدالتی کاروائی یا پبلک رجسٹر وغیرہ میں جعل سازی

دفعہ ۴۶۶ کی رو سے جو کوئی شخص کوئی دستاویز یہ ظاہر کر کے بنائے کہ یہ کسی عدالتی کاروائی کا مسل ہے یا ولادت، بپتسمہ، ازدواج یا تدفین کی رجسٹریشن ہے یا کوئی ایسا رجسٹر ہے جو کوئی ملازم اس حیثیت میں تیار کرتا ہے یا کوئی ایسا سرٹیفکیٹ یا دستاویز ہے جو اس نے سرکاری حیثیت سے مرتب کی ہے یا دائری دعویٰ یا جواب دعویٰ یا دیگر کوئی عدالتی کاروائی یا اقبال دعویٰ داخل کرنے کیلئے اجازت نامہ یا مختارنامہ ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۴۷۴ کی رو سے جو شخص مذکورہ دفعہ ۴۶۶ میں بیان کردہ دستاویز کو مطلبس جانتے ہوئے اس نیت سے اپنے پاس رکھے گا تا کہ اسے فریب یا بددیانتی سے بطور اصلی دستاویز کے کام میں لایا جائے تو اسے بھی سات سال تک کیلئے دونوں قسموں میں سے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

کفالت المال ووصیت نامے وغیرہ میں جعلسازی

دفعہ ۴۶۷ کی رو سے جو کوئی شخص کوئی جعلی دستاویز بنائے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ کفالت المال (valuable security) یا وصیت نامہ ہے یا کسی کو متبنیٰ بنانے کا اختیار نامہ ہے یا کسی کیلئے کفالت المال کی تیاری یا اس کی منتقلی یا اصل رقم، سود یا منافع کی وصولی یا کسی رقم یا مال منقولہ یا کفالت المال کی تحویل یا فراہمی کا اجازت نامہ ہے یا کوئی شخص کوئی دستاویز بنائے یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ یہ کسی رقم کی ادائیگی کا اقرار نامہ یا رسید ہے یا کسی مال منقولہ یا کفالت المال کی منتقلی کی رسید ہے تو

© Copyright www.nayaab.net

اسے عمر قید یا دس سال تک کیلئے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۴۷۵ کی رو سے جو شخص کسی ایسی چیز کے مادہ پر کسی ایسے آلے یا نشان کی تلبیس کرے گا جو مذکورہ بالا دفعہ ۴۶۷ میں مذکور کسی دستاویز کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتا ہوتا کہ اس دستاویز کو مصدقہ ظاہر کیا جا سکے یا اس نیت سے کوئی ایسی چیز اپنے پاس رکھے گا جس کے مادے پر کسی آلے یا نشان کی تلبیس کی گئی ہو تو اسے عمر قید یا سات برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۴۷۷ کی رو سے جو کوئی فریب یا بد دیانتی سے یا کسی کو مضرت یا نقصان پہنچانے کی نیت سے کسی وصیت نامے، متبنیٰ بنانے کے اختیار نامے یا کفالت المال سے متعلق دستاویز کو منسوخ یا تلف کرے گا یا اسکی کوشش کرے گا یا اسکو چھپائے یا چھپانے کی کوشش کرے گا تو اسکو عمر قید یا سات برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دھوکا دینے کی نیت سے جعلسازی

جعلسازی اگر کسی کو فریب دینے کی نیت سے کی گئی ہو تو وہ تعزیرات کی دفعہ ۴۶۸ کے تحت قابل سزا جرم بن جاتا ہے۔ دفعہ ۴۶۸ کی رو سے اگر کوئی شخص اس نیت سے جعلسازی کا مرتکب ہو کہ ایسی دستاویز کو دھوکہ دہی کیلئے استعمال کیا جا سکے تو اسے سات برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

کسی کی شہرت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جعلسازی

دفعہ ۴۶۹ کی رو سے جو کوئی شخص اس نیت سے جعلسازی کا مرتکب ہو کہ جعل کردہ دستاویز کے ذریعے کسی کی نیک نامی کو نقصان پہنچے یا یہ جانتے ہوئے کہ اس دستاویز کے اس غرض کیلئے استعمال ہونے کا احتمال ہے تو اسے تین برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جعلی دستاویز کو بطور اصلی کے کام میں لانا

© Copyright www.nayaab.net

دفعہ ۴۷۱ کی رو سے جو کوئی شخص کسی ایسی دستاویز کو فریب یا بد دیانتی سے بطور اصلی دستاویز کے کام میں لائے جسے وہ جعلی سمجھتا یا باور کرتا ہو تو اسے اسی طرح سزا دی جائے گی گویا کہ جعلی دستاویز کو اس نے خود بنایا۔

جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے جھوٹی مہریں وغیرہ بنانا یا قبضہ میں رکھنا

دفعہ ۴۷۲ کی رو سے جو کوئی شخص کوئی مہر، پلیٹ یا نقش کرنے والا کوئی اور آلہ اس نیت سے بنائے یا اسکی تکلیس کرے تا کہ اسے کسی ایسی جعلسازی کے ارتکاب کیلئے استعمال کیا جائے جو مجموعہ ھذا کی دفعہ ۴۶۷ کے تحت قابل سزا ہو یا اسی نیت سے کوئی ایسی مہر، پلیٹ یا کوئی اور آلہ اپنے پاس رکھے یہ جانتے ہوئے کہ وہ منقبس ہے تو اسے عمر قید یا سات برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۴۷۳ کی رو سے اگر ایسی کسی مہر، پلیٹ یا نقش کرنے والے آلے کی تیاری یا انکی تکلیس کسی ایسی جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے کی گئی ہو جو دفعہ ۴۶۷ کے علاوہ کسی اور دفعہ کے تحت قابل سزا ہو یا کسی نے اسی نیت سے کوئی ایسی مہر پلیٹ یا کوئی اور ایسا آلہ اپنے پاس رکھا ہو جسے وہ منقبس جانتا ہو تو اسے سات برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

حساب میں جعلسازی

دفعہ ۴۷۷۔ اے کی رو سے جو کوئی شخص بحیثیت کلرک، آفیسر یا نوکر دانستہ اور فریب دینے کی نیت سے مالک کے زیر قبضہ یا اس کے لئے یا اسکی خاطر وصول کی گئی کسی کتاب یا کاغذ یا تحریر یا کفالت المال یا حساب کو تلف کر ڈالے یا بدل دے یا منسوخ کر دے یا غلط کر دے یا ان میں فریب دینے کی نیت سے کوئی غلط اندراج کرے یا ایسے اندراج کرنے میں اعانت کرے یا ان میں کوئی کمی پیشی کرے یا اس میں اعانت کرے تو اسے سات برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

© Copyright www.nayaab.net

جرم اغوا کی قسمیں اور انکی سزا

انسانی جسم کے خلاف سرزد ہونے والے جرائم میں سے ایک اغوا بھی ہے جس کا ارتکاب عموماً کسی مالی مفاد یا کسی دوسرے جرم کے ارتکاب کے لئے کیا جاتا ہے۔ کسی فرد کو اسکی مرضی کے بغیر کسی جگہ سے لے جانے کو اغوا کہتے ہیں۔ تعزیرات پاکستان میں اس جرم کی حسب ذیل دو قسمیں ذکر کی گئی ہیں:

(ا) لے بھاگنا یا اغوا کرنا (Kidnapping) اور

(ب) بھگا لے جانا یا اغوا بالجبر (Abduction)

(ا) لے بھاگنا یا اغوا کرنا (Kidnapping)

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۵۹ کی رو سے کسی شخص کو لے بھاگنے یا اغوا کرنے کی بھی حسب ذیل دو صورتیں ہیں:۔

(ا) کسی کو پاکستان سے لے بھاگنا Kindapping from

(Pakistan) اور

(۲) کسی کو جائز ولائت سے لے بھاگنا Kindapping from (Lawful Guardianship)

(۱) کسی کو پاکستان سے لے بھاگنا:

دفعہ ۳۶۰ کی رو سے کسی کو پاکستان سے لے بھاگنے یا اغوا کرنے کے جرم کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ کسی شخص کو اس کی یا کسی دیگر مجاز شخص کی رضامندی کے بغیر اغوا کر کے پاکستان کی حدود سے باہر لے جایا گیا ہو۔ اس جرم کا ارتکاب جرم کے شکار شخص کی رضامندی کے بغیر بجبر بھی کیا جا سکتا ہے اور جھوٹی یقین دہانیوں کے ذریعے اسکی رضامندی حاصل کر کے بھی۔ کسی شخص کو مزدوری وغیرہ کے بہانے بیرون ملک لے جانا جب کہ اصل مقصد اسے بطور غلام وغیرہ فروخت کرنا ہو یا کسی ایک کام کے بہانے لے جا کر کسی دوسرے کام پر لگانا اس دفعہ کے تحت قابل تعزیر جرم ہوگا۔

(۲) کسی کو جائز ولایت سے لے بھاگنا:

دفعہ ۳۶۱ کی رو سے جو کوئی شخص کسی ۱۴ سال سے کم عمر کے نابالغ لڑکے یا ۱۶ سال سے کم عمر کی نابالغ لڑکی یا فاتر العقل شخص کو اسکے قانونی ولی کی حفاظت سے اسکی مرضی کے بغیر لے جائے یا ترغیب دے تو اسے جائز ولایت سے لے بھاگنا کہا جائے گا تاہم اس دفعہ کا اطلاق کسی ایسے فعل پر نہیں ہوگا جس کا ارتکاب کوئی شخص نیک نیتی سے خود کو کسی بچے کا باپ یا اسکی جائز تحویل کا مستحق باور کرتے ہوئے کرے سوائے اسکے کہ اس کا ارتکاب کسی غیر اخلاقی یا ناجائز غرض سے کیا گیا ہو۔

کسی شخص کو بیرون ملک لے بھاگنا یا اغوا کرنا یا کسی بچے یا فاتر العقل شخص کو کسی کی جائز ولایت سے اغوا کرنا چونکہ ایک مستقل جرم ہے اسلئے اس جرم کے متحقق ہونے کے لئے اغوا کئے جانے والے بچے یا فاتر العقل شخص کی رضامندی یا ذہنی رجحان یا مجرم کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا اور یہ جرم جرم ہی ہوگا خواہ مجرم کی نیت کتنی ہی پاکیزہ کیوں نہ

© Copyright www.nayaab.net

ہو۔ اسی طرح کسی شخص کو ملکی حدود سے باہر لے بھاگنے یا اغوا کرنے کی صورت میں جرم کی تشکیل کے لئے یہ کافی ہے کہ ایسے شخص کو اسکی مرضی کے خلاف جبراً یا دھوکے سے ملکی حدود سے باہر لے جایا گیا ہو۔

اغوا کی یہ دونوں قسمیں بعض صورتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ غلط ملط ہو جاتی ہیں۔ مثلاً کسی نابالغ بچے کو بیرون ملک بھی اغوا کیا جا سکتا ہے اور اسے کسی کی جائز ولایت سے بھی اغوا کیا جا سکتا ہے۔

لے بھاگنے یا اغوا کرنے کی سزا:

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ کسی فرد کو بیرون ملک اغوا کرنا یا کسی بچے یا فاتر العقل شخص کو کسی کی جائز ولایت سے اغوا کرنا بذات خود ایک جرم ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۶۳ کی رو سے جو کوئی شخص کسی کو پاکستان سے باہر یا کسی کی جائز ولایت سے لے بھاگے گا تو اسے سات سال تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جا سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(ب) بھگا لے جانا یا اغوا بالجبر (Abduction):

دفعہ ۳۶۲ کی رو سے جو کوئی شخص کسی کو بالجبر کسی جگہ سے جانے کیلئے مجبور کرے یا فریبانہ طریقوں سے اسکی تحریک کرے تو اسے بھگا لے جانا یا اغوا بالجبر کہا جائے گا۔ دفعہ ہذا کے مطابق اس جرم کی تشکیل کیلئے ضروری ہے کہ کسی شخص کو بھگا لے جانے کیلئے جبر کیا گیا ہو یا پھر اسے دھوکے و فریب سے اسکی ترغیب دی گئی ہو۔

اغوا بالجبر کی صورت میں اس جرم کا شکار کوئی بھی اور کسی بھی عمر کا فرد ہو سکتا ہے تاہم اغوا کا یہ فعل چونکہ تائیدی نوعیت کا ہے اسلئے محض یہ فعل بذاتِ خود تعزیرات پاکستان کے تحت قابل تعزیر نہیں ہے۔ اسے قابل تعزیر جرم قرار دئے جانے کیلئے ضروری ہے کہ اغوا کا یہ فعل مجموعہ تعزیرات کی دفعات ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۵-اے، ۳۶۶-بی، ۳۶۷، ۳۶۸ اور ۳۶۹ میں دئے ہوئے کسی جرم کے ارتکاب کی نیت سے کیا گیا ہو۔ ان دفعات میں مذکور جرائم کی مناسبت سے اغوا یا اغوا بالجبر کی مختلف سزائیں

© Copyright www.nayaab.net

حسب ذیل ہیں:۔

(۱) قتل کی نیت سے اغوا یا اغوا بالجبر کی سزا:

دفعہ ۳۶۴ کی رو سے جو کوئی کسی شخص کو اسلئے اغوا کر لے کہ اسے قتل کر دیا جائے یا اسے قتل ہونے کے خطرہ میں ڈالا جائے تو اسے عمر قید یا دس سال تک کیلئے قید با مشقت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۲) قتل یا شہوت رانی وغیرہ کی نیت سے ۱۴ سال سے کم عمر کے بچے کو اغوا کرنے کی سزا:

دفعہ ۳۶۴۔اے کی رو سے جو کوئی کسی ۱۴ سال سے کم عمر کے بچے کو اس لئے اغوا کر لے کہ اسے قتل کیا جائے یا اسے ضرب شدید پہنچائی جائے یا غلام بنایا جائے یا کسی شخص کی شہوت رانی کیلئے استعمال کیا جائے یا اسے ایسے خطرات میں ڈالا جائے تو ایسے شخص کو سزائے موت یا عمر قید یا اتنی مدت کیلئے قید با مشقت کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد چودہ سال تک ہو سکتی ہے اور جو سات سال سے کم نہیں ہوگی۔

(۳) کسی کو حبس بیجا میں رکھنے کی نیت سے اغوا کرنے کی سزا:

دفعہ ۳۶۵ کی رو سے جو کوئی شخص کسی کو حبس بے جا میں رکھنے کی نیت سے اغوا کر لے تو اسے سات سال تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جا سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۴) اغوا برائے تاوان:

دفعہ ۳۶۵۔اے کی رو سے جو کوئی شخص کسی کو اس غرض سے لے بھاگے یا بھگا لے جائے تا کہ اس سے یا اس میں دلچسپی رکھنے والے کسی دیگر شخص سے کسی مال منقولہ یا غیر منقولہ یا کفالت المال کا استحصال بالجبر کیا جائے یا

کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ اغوا کئے گئے شخص کی رہائی حاصل کرنے کیلئے کسی دیگر مطالبہ کو، خواہ وہ نقد رقم کی صورت میں ہو یا بصورت دیگر، پورا کرے تو اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ ضبطی

© Copyright www.nayaab.net

جائیداد کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۵) نابالغ لڑکی کی دلالی کی سزا:

دفعہ ۳۶۶-اے کی رو سے جو کوئی شخص کسی بھی طریقے سے ۱۸ سال سے کم عمر کی کسی لڑکی کو اس نیت سے یا اس احتمال کے ساتھ کسی جگہ سے چلے جانے کے لئے یا کوئی فعل کرنے کے لئے پھسلائے کہ مذکورہ لڑکی کو کسی مرد سے ناجائز تعلق کے لیے مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا، تو وہ کسی بھی قسم کی سزائے قید کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد ۱۰ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۶) غیر ملک سے لڑکی کی فراہمی کی سزا:

دفعہ ۳۶۶-بی کی رو سے جو کوئی شخص بیرون ملک سے ۲۱ سال سے کم عمر کی لڑکی کو اس نیت سے یا اس احتمال کے ساتھ پاکستان میں لائے گا کہ اسے کسی اور مرد سے ناجائز تعلق کے لئے مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا تو اسے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد ۱۰ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۷) کسی کو ضرب شدید پہنچانے یا غلام بنانے کے لئے اغوا کرنے کی سزا:

دفعہ ۳۶۷ کی رو سے جو کوئی شخص کسی کو اس لئے لے بھاگے یا بھگا لے جائے کہ اسے ضرب شدید پہنچایا جائے یا غلام بنایا جائے یا اسے ایسی حالت میں رکھے کہ اسے ضرب شدید اٹھانے یا غلام بنائے جانے کا خطرہ یا احتمال ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد ۱۰ برس تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(۸) اغوا کئے گئے شخص کو ناجائز طور پر چھپانے یا محبوس رکھنے کی سزا:

دفعہ ۳۶۸ کی رو سے جو کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ کسی شخص کو لے بھاگا یا بھگا لے جایا گیا ہے، اسے ناجائز طور پر چھپائے گا یا محبوس

© Copyright www.nayaab.net

رکھے گا تو اسے اسی طرح سزا دی جائے گی گویا وہ خود اسی نیت یا علم یا غرض سے اس شخص کو لے بھاگا یا بھگا لے گیا ہے جس کے لئے اس نے اس شخص کو چھپایا یا محبوس رکھا۔

(۹) دس برس سے کم عمر کے بچے کو اس کے جسم سے چوری کی نیت سے اغوا کرنے کی سزا:

دفعہ ۳۶۹ کی رو سے جو کوئی شخص کسی بچے کو جس کی عمر ۱۰ برس سے کم ہو اس نیت سے لے بھاگے یا بھگا لے جائے کہ کوئی مال منقولہ اس کے جسم سے بد دیانتی سے اتار لے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔

(۱۰) کسی عورت کو نکاح وغیرہ پر مجبور کرنے کیلئے اغوا کرنے کی سزا:

نفاذ حدود (حد زنا) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۱ کی رو سے جو کوئی بھی کسی عورت کو اس ارادے سے یا یہ جانتے ہوئے لے بھاگے یا اغوا کر لے کہ اسے اسکی مرضی کے خلاف کسی شخص کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا یا اسے ناجائز تعلق پر مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا تو اسے عمر قید اور زیادہ سے زیادہ ۳۰ کوڑوں کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔ اسی طرح جو کوئی بھی مجموعہ تعزیرات پاکستان میں تعریف کردہ تخویف مجرمانہ کے ذریعے یا اختیار کے بے جا استعمال یا دباؤ یا کسی دوسرے ذریعے سے کسی عورت کو کسی جگہ سے لے جانے کیلئے اس ارادے سے یا یہ جانتے ہوئے ترغیب دے کہ اسے کسی دوسرے شخص کے ساتھ ناجائز تعلق پر مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا تو وہ بھی مذکورہ سزا کا مستوجب ہو گا۔

All rights reserved ©2002-2006

ججوں اور سرکاری ملازمین کے خلاف استغاثے کا قانون

اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے تناظر میں

ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (Code of Criminal Procedure 1898) کی دفعہ ۱۹۷ اور فوجداری قانون ترمیمی ایکٹ مجریہ ۱۹۵۸ء The criminal Law (Amendment) Act1958) کے تحت ججوں، مجسٹریٹوں اور سرکاری ملازمین کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے انکے خلاف مقدمات کے اندراج کو اعلیٰ حکام کی منظوری سے مشروط کیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری کی رو سے اگر کسی جج، مجسٹریٹ یا ایسے سرکاری ملازم پر، جسے وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی منظوری کے بغیر ملازمت سے الگ نہ کیا جا سکتا ہو، کسی ایسے جرم کا الزام ہو جسکا ارتکاب اس نے مبینہ طور پر اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں کیا ہو تو کوئی عدالت ایسے جرم کے خلاف مقدمے کی سماعت وفاقی ملازم ہونے کی صورت میں صدر اور صوبائی ملازم ہونے کی صورت میں گورنر کی پیشگی منظوری کے بغیر نہیں کرے گی۔ صدر یا گورنر مجاز ہوگا کہ وہ اس امر کا تعین کرے کہ ایسے جج، مجسٹریٹ یا سرکاری ملازم کے خلاف استغاثے کی کاروائی کون کس طرح کرے گا اور یہ کاروائی کس عدالت میں ہوگی۔ اسی طرح فوجداری قانون ترمیمی ایکٹ مجریہ ۱۹۵۸ء کی دفعہ ۲ کی ذیل (۵) کی رو سے بھی کسی ملازم سرکار سے سرزد اس ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم کے خلاف استغاثے کی کاروائی کیلئے متعلقہ حکومت کی پیشگی منظوری لازمی قرار دی گئی ہے۔

ان قوانین کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا گیا کیونکہ قرآن و سنت کے احکام کی رو سے قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور کسی بڑے سے بڑے عہدیدار کو بھی اس سلسلے میں کوئی استثناء یا خصوصی تحفظ حاصل نہیں ہے جبکہ مذکورہ قوانین کی رو سے ملازمین سرکار کو ایک بالاتر حیثیت

© Copyright www.nayaab.net 2006

دی گئی ہے جو کہ عدل و انصاف کے منافی ہے۔ جیسا کہ وفاقی شرعی عدالت نے یہ قرار دیا کہ فرائض منصبی کے دوران کسی جج، مجسٹریٹ یا دیگر سرکاری ملازم سے سرزد ہونے والے کسی جرم کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کو صدر، گورنر یا کسی دیگر ذمہ دار افسر کی اجازت سے مشروط کرنے والی یہ دفعات قرآن وسنت کے احکام کے منافی ہیں۔ اور حکومت کو ان قوانین میں یکم جنوری ۱۹۹۰ء تک مناسب ترامیم عمل میں لانے کی ہدایت کی۔

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف حکومت نے عدالت عظمیٰ میں اپیل دائر کی جس پر عدالت عظمیٰ نے اس اپیل کو مسترد کرتے ہوئے قرار دیا کہ زیر غور دفعات کسی سرکاری اہلکار کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کیلئے ضرر رسیدہ فرد کے راستے میں رکاوٹیں ہیں۔ مزید برآں کسی سرکاری اہلکار کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی اجازت دینے یا نہ دینے کے بارے میں یہ قانون نہ تو کوئی رہنمائی فراہم کرتا ہے اور نہ اس سے ضرر رسیدہ شخص کو مطمع کیا جاتا ہے۔ یہ دفعات ایک جائز شکایت کی صورت میں بھی استغاثے کی کاروائی کا راستہ مسدود کرتے ہوئے ذمہ دار اہلکار کو مکمل تحفظ فراہم کرتی ہیں جبکہ یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ کسی مجاز اتھارٹی کی صوابدید پر کسی قانونی حقدار کی دادرسی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور فرائض منصبی کی انجام دہی کے بہانے کسی کو ضرر پہنچانے والا اہلکار اس ضرر رسانی کا جواب دہ ہے۔ اسطرح عدالت عظمیٰ نے دائر شدہ اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے حکومت کو ہدایت کی کہ ان دفعات میں ۳۰ جون ۱۹۹۲ تک مناسب ترمیم کرے۔

عدالت عظمیٰ کے مذکورہ فیصلے پر نظر ثانی کیلئے حکومت کی طرف سے نظر ثانی درخواستیں (Review Petitions No.1&2 of 1991) دائر کی گئیں مگر عدالت عظمیٰ نے مذکورہ نظر ثانی درخواستوں کو بھی مسترد کرتے ہوئے زیر غور دفعات میں ۳۱ مارچ ۲۰۰۵ تک ضروری ترامیم عمل میں لانے کی ہدایت کی بصورت دیگر یہ دفعات مذکورہ تاریخ کے بعد اپنا اثر کھو دینگی۔

چونکہ زیر غور دفعات یعنی دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری اور دفعہ ۶ (۵)

© Copyright www.nayaab.net

فوجداری قانون ترامیمی ایکٹ مجریہ ۱۹۵۸ میں عدالت عظمی کے فیصلے کی روشنی میں ضروری ترامیم عمل میں نہیں لائی گئی ہیں اسلئے یہ دفعات عدالت عظمی کے فیصلے کی روشنی میں ۳۱ مارچ ۲۰۰۵ کے بعد اپنا اثر کھو چکی ہیں۔ اور کسی جج مجسٹریٹ یا سرکاری اہلکار کی طرف سے فرائض منصبی کی ادائیگی کے بہانے کسی جرم کے ارتکاب کی صورت میں عدالتی چارہ جوئیکیلئے مجاز اتھارٹی کی رضامندی ضروری نہیں رہی ہے۔

مداخلت بے جا اور اسکی سزا

مداخلت بے جا (Trespass) سے مراد وہ دخل اندازی ہے جو کسی شخص کی ذات، جائیداد یا کسی دیگر حق کی نسبت کسی قانونی جواز کے بغیر کی جائے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان میں مداخلت بے جا کی مختلف صورتوں کیلئے سزائیں مقرر ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) مداخلت بے جا مجرمانہ:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۴۱ کی رو سے جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے زیر قبضہ جائیداد میں کسی جرم کے ارتکاب کی نیت سے یا اس پر قبضہ جمانے یا اسکے مالک کو خوف زدہ یا بے عزت کرنے یا تنگ کرنے کی نیت سے داخل ہو یا ایسی جائیداد میں قانونی طور پر اسلئے ٹھہرا رہے تا کہ اسکے مالک کو خوف زدہ یا بے عزت کرے یا کسی جرم کا ارتکاب کرے تو وہ مداخلت بے جا مجرمانہ (criminal

© Copyright www.nayaab.net

(trespass کا مرتکب ہوگا۔

(۲)مداخلت بے جا بخانہ:

دفعہ۴۴۲ کی رو سے جو کوئی شخص کسی ایسی عمارت، خیمہ یا کشتی میں جو انسانی بود و باش کے کام آتی ہو یا کسی عبادت گاہ یا مال کی حفاظت کیلئے کام میں آنے والی عمارت میں داخل ہو کر یا ٹھہرا رہ کر مداخلت بے جا مجرمانہ کا مرتکب ہو تو اسے مداخلت بے جا بخانہ (house trespass) کہا جائے گا۔ اور اگر ایسی مداخلت بے جا مستحق شخص سے چھپانے کی پیش بندی کر کے کی گئی ہو تو دفعہ۴۴۳ کی رو سے اسے مخفی مداخلت بے جا بخانہ (Lurking house trespass) کہا جائے گا۔ اسی طرح دفعہ۴۴۴ کی رو سے اگر کوئی غروب آفتاب کے بعد اور طلوع سے پہلے مخفی مداخلت بے جا بخانہ کا ارتکاب کرے تو اسے مخفی مداخلت بے جا بخانہ بوقت شب (Lurking house trespass by night) کہا جائے گا۔

(۳)نقب زنی:

دفعہ۴۴۵ کی رو سے جو کوئی شخص مداخلت بے جا بخانہ کا مرتکب ہو تو وہ نقب زنی (housing breaking) کا مرتکب کہلایا جائے گا بشرطیکہ وہ کسی گھر یا اسکے کسی حصہ میں نیچے بیان کردہ ۶ طریقوں میں سے کسی طریق پر داخل ہو یا جرم کا ارتکاب کر کے ایسے ۶ طریقوں پر اس مکان سے یا اس مکان کے کسی حصہ سے باہر نکل آئے یعنی:۔

(۱) وہ کسی ایسے راستے سے داخل ہو یا باہر نکلے جو اس نے یا اس کے کسی معاون نے مداخلت بے جا بخانہ کیلئے بنایا ہو۔

(۲) وہ کسی ایسے راستے سے داخل ہو یا باہر نکلے جو ایسے داخلہ کے علاوہ کسی انسانی استعمال کے لئے مقصود نہ ہو یا جس تک وہ کسی دیوار یا عمارت پر کمند لگا کر چڑھ کر پہنچا ہو۔

(۳) وہ کسی ایسے راستہ سے داخل ہو یا باہر نکلے جس کو اس نے خود یا اسکے کسی معاون نے مداخلت بے جا بخانہ کے ارتکاب کیلئے ایسے وسیلوں سے

© Copyright www.nayaab.net

کھول لیا ہو جس سے کھولا جانا صاحب خانہ کو مطلوب نہ ہو۔

(۴) وہ مداخلت بے جا بخانہ کے ارتکاب کیلئے یا ارتکاب کے بعد کوئی تالا کھول کر داخل ہو یا باہر نکلے۔

(۵) وہ جبر مجرمانہ کے ذریعے یا حملہ کر کے یا حملہ کی دھمکی دے کر داخل ہو یا باہر نکلے۔

(۶) وہ جانتے ہوئے کسی ایسے راستے سے داخل ہو یا باہر نکلے جسے خود اس نے یا اسکے کسی معاون نے کھول لیا ہو۔

اسی طرح دفعہ ۴۴۶ کی رو سے جو کوئی غروب آفتاب کے بعد اور طلوع سے پہلے نقب زنی کا مرتکب ہو تو اسے نقب زنی بوقت شب (house breaking by night) کا مرتکب کہا جائے گا۔

مداخلت بے جا کی سزا:

دفعہ ۴۴۷ کی رو سے جو کوئی شخص مداخلت بے جا کا مرتکب ہو گا اسے تین مہینے تک کیلئے دونوں قسموں میں سے کسی بھی قسم کی سزائے قید یا پانچ سو روپے تک جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مداخلت بے جا بخانہ کی سزا:

دفعہ ۴۴۸ کی رو سے جو کوئی شخص مداخلت بے جا بخانہ کا مرتکب ہو گا تو اسے ایک سال تک کے لئے دونوں قسموں میں سے کسی بھی قسم کی سزائے قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ البتہ دفعہ ۴۴۹ کی رو سے جرم قابل سزائے موت کے ارتکاب کیلئے مداخلت بے جا بخانہ کے ارتکاب کی صورت میں ایسے شخص کو عمر قید یا دس برس تک کیلئے قید با مشقت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔ اسی طرح دفعہ ۴۵۰ کی رو سے جرم قابل سزائے عمر قید کے ارتکاب کیلئے مداخلت بے جا بخانہ کے ارتکاب کی صورت میں ایسے شخص کو دس برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔ اور دفعہ ۴۵۱ کی رو سے جرم قابل سزائے قید کے ارتکاب کیلئے مداخلت بے جا بخانہ کے ارتکاب کی صورت میں

© Copyright www.nayaab.net

ایسے شخص کو دو برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر چوری کے ارتکاب کی نیت سے ایسا کیا گیا ہو تو ایسی صورت میں قید کی میعاد میں سات برس تک توسیع کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۴۵۲ کی رو سے جو کوئی شخص کسی کو ضرب پہنچانے، اس پر حملہ آور ہونے یا اسکی مزاحمت بے جا (wrongful restraint) کرنے یا ایسے کسی جرم کے خوف میں مبتلا کرنے کی تیاری کر کے مداخلت بے جا بخانہ کا مرتکب ہوگا تو اسے سات برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی کی سزا:

دفعہ ۴۵۳ کی رو سے جو کوئی شخص مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی (lurking house trespass or house breaking) کا مرتکب ہوگا تو اسے دو برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۴۵۴ کی رو سے جو کوئی شخص قابل سزائے قید جرم کے ارتکاب کیلئے مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی کا مرتکب ہوگا تو اسے تین برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور جس جرم کے ارتکاب کا ارادہ کیا گیا ہو اگر وہ سرقہ ہو تو قید کی میعاد میں دس برس تک کیلئے توسیع کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۴۵۵ کی رو سے ضرب پہنچانے، حملہ آور ہونے اور مزاحمت بے جا کرنے یا ایسے کسی جرم کا خوف دلانے کی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی کا ارتکاب کرنے والے شخص کو دس برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۴۵۶ کی رو سے جو کوئی مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا وقت شب نقب زنی یا وقت شب کا مرتکب ہوگا تو اسے تین برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ البتہ دفعہ ۴۵۷ کی رو سے جو کوئی جرم قابل سزائے قید کے ارتکاب کیلئے مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی

© Copyright www.nayaab.net

بوقت شب کا مرتکب ہوگا تو اسے پانچ برس تک کیلئے کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر وہ جرم جس کے ارتکاب کی نیت کی گئی ہو سرقہ ہو تو قید کی میعاد میں ۱۴ برس تک کیلئے توسیع کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۴۵۸ کی رو سے جو کوئی کسی کو ضرر پہنچانے یا حملہ آور ہونے یا مزاحمت بے جا کرنے یا اسے ایسے کسی جرم کے خوف میں مبتلا کرنے کی تیاری کر کے مخفی مداخلت بے جا بخانہ بوقت شب یا نقب زنی بوقت شب کا مرتکب ہوگا تو اسے سزائے قید دی جائے گی جسکی میعاد ۱۴ برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر وہ مداخلت بے جا یا نقب زنی کا ارتکاب کرتے ہوئے کسی شخص کو ضرر پہنچائے گا یا ضرر پہنچانے کا اقدام کرے گا تو وہ عمر قید یا دس سال تک کیلئے دونوں قسموں میں سے کسی بھی قسم کی سزائے قید اور جرمانے کی سزا کے علاوہ اس سزا کا بھی مستوجب ہوگا جو مجموعہ ھذا میں قتل یا ضرب کے ارتکاب یا اقدام کیلئے مقرر ہے۔

منصف امن کا تقرر اور اسکی ذمہ داریاں

منصف امن (justice of peace) کا تقرر ملک کے کسی حصے یا علاقے میں امن قائم رکھنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۲ کی رو سے صوبائی حکومت مجاز ہے کہ سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مصرحہ مدت کیلئے وضع کردہ قوائد کے تابع کسی ایسے شخص کو، جو پاکستان کا شہری ہو اور جسکی دیانتداری اور موزونیت مسلم ہو، جریدے میں مصرحہ کسی مقامی علاقے کیلئے منصف امن مقرر کرے۔ اسی مقامی علاقے کیلئے ایک سے زائد منصف امن بھی مقرر کئے جاسکتے ہیں۔

منصف امن کے اختیارات

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۲۔اے کی رو سے منصف امن کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہونگے۔

(ا) منصف امن کو کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لانے کیلئے اس مقامی

© Copyright www.nayaab.net

علاقہ کے اندر دفعہ ۵۴ میں دیئے ہوئے پولیس افسر کے اور دفعہ ۵۵ میں دیئے ہوئے پولیس کے افسر انچارج کے جملہ اختیارات حاصل ہونگے۔

(۲) ذیل (۱) کے تحت گرفتاری عمل میں لانے کی صورت پر منصف امن گرفتار کردہ شخص کو قریب ترین پولیس اسٹیشن کے افسر انچارج کے پاس لے جانے کا اہتمام کریگا اور گرفتاری کے حالات سے اگاہ کرنے کیلئے اسے رپورٹ دیگا جس پر ایسا افسر اس شخص کو دوبارہ گرفتار کرے گا۔

(۳) کسی علاقے کے منصف امن کو اختیار ہوگا کہ وہ اس علاقہ کے اندر ڈیوٹی پر مامور پولیس فورس کے کسی رکن کو حسب ذیل صورتوں میں اپنی امداد کیلئے طلب کرے جو جلبی حاکم مجاز کی طرف سے کی گئی تصور ہوگی۔

(الف) کسی شخص کو پکڑنے یا اسکے فرار کو روکنے کیلئے جو کسی قابل دست اندازی پولیس جرم میں شریک ہوا ہو، یا جسکے بارے میں معقول شکایت یا بااعتبار شہادت ملی ہو، یا جسکے بارے میں معقول شبہ ہو کہ اس نے ایسے کسی جرم میں حصہ لیا ہے۔

(ب) جرم کے عمومی سدباب کیلئے خصوصاً نقض امن یا خلل عامہ کو روکنے کیلئے۔

(۴) منصف امن صوبائی حکومت کے وضع کردہ قواعد کے تابع مجاز ہوگا کہ اس علاقہ کے اندر رہنے والے کسی شخص کی شناخت کے متعلق سرٹفکیٹ جاری کرے یا دستاویز کی تصدیق کرے یا کسی ایسی دستاویز کی تصدیق کرے جس کی تصدیق کسی رائج الوقت قانون کے تحت کسی مجسٹریٹ سے کرائی جاتی ہو۔

منصف امن کی ذمہ داری

دفعہ ۲۲۔ بی کی رو سے صوبائی حکومت کے وضع کردہ قواعد کے تابع منصف امن کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ!

(الف) مقامی علاقہ کے اندر کسی ایسے وقوعہ کی اطلاع موصول ہونے پر، جس میں نقض امن یا کسی جرم کا ارتکاب شامل ہو،
فوری طور پر معاملے کی تحقیقات کرے اور اسکی تحریری رپورٹ قریب ترین مجسٹریٹ یا پولیس تھانے کے انچارج کو بھیجے۔

© Copyright www.nayaab.net

(ب) اگر ذیل (الف) میں محولہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہو تو جائے وقوعہ سے کسی چیز کو ہٹائے جانے یا کسی طور سے اس میں مداخلت کرنے سے روکے۔

(س) تفتیش کنندہ پولیس افسر کی درخواست پر کسی جرم کی تحقیقات کرنے میں اس کو ہر ممکن امداد دے اور جرم کے شکار فرد کی موت متوقع ہونے کی صورت میں اسکا بیان قلمبند کرے۔

منصف امن برنائے عہدہ اور اسکے اختیارات

دفعہ ۲۵ کی رو سے سیشن جج صاحبان اور انکی نامزدگی کی صورت میں ایڈیشنل سیشن جج صاحبان اسی ضلع کی حدود کے اندر جس میں وہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہوں، منصف امن برنائے عہدہ (ex-officio justices of peace) ہونگے۔

دفعہ ۲۲۔اے کی شق (۲) کی رو سے منصف امن برنائے عہدہ حسب ذیل شکایات کی صورت میں متعلقہ پولیس کو مناسب ہدایات جاری کرسکتا ہے۔

(۱) کسی فوجداری کیس کے عدم اندراج کی شکایت

(۲) تفتیش کی ایک پولیس افسر سے کسی دوسرے پولیس افسر کو منتقلی کی شکایت۔

(۳) اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں پولیس کی لاپرواہی، ناکامی یا تجاوز کے ارتکاب کی شکایت

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

سرسری سماعت کا قانون وطریقہ کار

بعض معمولی نوعیت کے مقدمات کا تصفیہ جلد اور بلا تاخیر کرنے کیلئے ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء میں سرسری سماعت کا طریقہ کار فراہم کیا گیا ہے۔ دفعہ ۲۶۰ کی رو سے مجسٹریٹ درجہاول یا مجسٹریٹوں کا کوئی بنچ، جسے صوبائی حکومت کی طرف سے مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات تفویض کئے گئے ہوں، مجاز ہوگا کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو مندرجہ ذیل جرائم کا سرسری طور پر سماعت کرے۔

(اے) وہ جرائم جنکی سزا موت، عمر قید یا چھ ماہ سے زائد مدت کی قید نہ ہو۔

(بی) مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۶۴، ۲۶۵ اور ۲۶۶ کے تحت جرائم یعنی جعلی باٹ یا پیمانوں کا فریبانہ استعمال یا ایسے باٹ یا پیمانے اپنے پاس رکھنے کے جرائم۔

(سی) اسی مجموعہ یعنی مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ (اے) ۳۳۷ کی شق (ا) کے تحت شجہ خفیفہ کے جرائم۔

(ڈی) اسی مجموعہ کی دفعات ۳۷۹، ۳۸۰ یا ۳۸۱ کے تحت چوری کے جرائم جب چوری شدہ مال کی مالیت دوہزار پانچ سو روپے سے زیادہ نہ ہو

(ای) اسی مجموعہ کی دفعہ ۴۰۳ کے تحت کسی مال میں بددیانتی سے تصرف بے جا جب ایسے مال کی مالیت پچاس روپے سے زیادہ نہ ہو۔

(ایف) اسی مجموعہ کی دفعہ ۴۱۱ کے تحت مال مسروقہ وصول کرنا یا پاس رکھنا جبکہ ایسے مال کی مالیت دوہزار پانچ سو روپے سے زیادہ نہ ہو۔

(جی) اسی مجموعہ کی دفعہ ۴۱۴ کے تحت مال مسروقہ کو چھپانے یا اسے ٹھکانے لگانے میں مدد دینا جبکہ ایسے مال کی مالیت دوہزار پانچ سو روپے سے زیادہ نہ ہو۔

(ایچ) اسی مجموعہ کی دفعہ ۴۲۷ کے تحت ضرر رسانی۔

(آئی) اسی مجموعہ کی دفعہ ۴۴۸ کے تحت مداخلت بے جا بخانہ اور

© Copyright www.nayaab.net

دفعات ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۶ اور ۴۵۷ کے تحت مداخلت بے جا بخانہ کے دیگر جرائم۔

(جے) اسی مجموعہ کی دفعہ ۵۰۴ کے تحت امن عامہ میں خلل ڈالنے کی نیت سے کسی کی توہین کرنا اور دفعہ ۵۰۶ کے تحت تخویف مجرمانہ۔

(جے جے) اسی مجموعہ کی دفعہ ۱۷۱ (ایف) کے تحت کسی الیکشن میں خود کو دوسرا شخص ظاہر کرنا۔

(کے) مذکورہ جرائم میں کسی کی اعانت کرنا۔

(ایل) مذکورہ بالا جرائم کا اقدام جبکہ ایسا اقدام جرم ہو۔

(ایم) قانون مداخلت بے جا مویشیاں ۱۸۷۱ کی دفعہ ۲۰ کے تحت جرائم یعنی مویشیوں کو قبضے میں لینے یا انھیں خلاف قانون محبوس رکھنے کے جرائم۔

تاہم ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے سرسری سماعت کے دوران اگر مجسٹریٹ یا بنچ پر ظاہر ہو کہ مقدمے کی نوعیت ایسی ہے جس میں سرسری سماعت مناسب نہیں تو وہ ان گواہان میں سے کسی کو دوبارہ طلب کر سکتا ہے جنکے بیانات لئے جا چکے ہیں اور مقدمے کی سماعت ضابطہ ھذا میں مذکور طریقے کے مطابق کر سکتا ہے۔

مجسٹریٹوں کے بنچ کو تفویض اختیار:

دفعہ ۲۶۱ کی رو سے صوبائی حکومت مجاز ہے کہ مجسٹریٹوں کے کسی بنچ کو جسے درجہ دوم یا سوم کے اختیارات حاصل ہوں مندرجہ ذیل یا ان میں سے بعض جرائم کی سرسری سماعت کا اختیار تفویض کرے۔

(اے) مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۳۳۷۔اے (i) ۳۳۷۔ایل (۲)، ۳۳۷۔ایچ (۲)، ۳۴۱، ۳۵۲، ۴۲۶، ۴۴۷ اور ۵۰۴ کے خلاف جرائم جو کہ بالترتیب کسی عوامی چشمے یا پانی کے ذخیرہ کو گندہ کرنے، ماحول کو صحت کیلئے خطرناک بنانے، شارع عام پر بے احتیاطی سے گاڑی وغیرہ چلانے، آگ یا آتش گیر مادے کی نسبت غفلت اختیار کرنے، جانوروں کی نسبت غفلت اختیار کرنے، امور باعث تکلیف عام کے جرائم

© Copyright www.nayaab.net

جنکی سزا متعین نہیں کی گئی ہے۔ فحش کتابوں کی فروخت وغیرہ، فحش اشیاء وغیرہ کا نوجوانوں کو فروخت، فحش افعال اور گیت، شجہ خفیفہ کی سزا، ضرر اور غفلت کے بعض اقسام، مزاحمت بے جا کی سزا، شدید اشتعال کے بغیر حملہ یا جبر مجرمانہ کرنے، نقصان رسانی کی سزا، مداخلت بے جا کی سزا اور نقض امن کیلئے اشتعال دلانے کی نیت سے ارادتاً توہین کرنے کے بارے میں ہیں۔

(بی) قوانین بلدیہ اور قوانین پولیس کے ضمن ہا متعلقہ حفظان صحت و صفائی کے خلاف جرائم جنکی سزا صرف جرمانہ یا ایک ماہ تک قید مع جرمانہ یا بلا جرمانہ ہے۔

(سی) مذکورہ بالا جرائم میں کسی کی اعانت

(ڈی) مذکورہ بالا جرائم کے ارتکاب کا اقدام جبکہ ایسا اقدام جرم ہو۔

قانون ولایت بچگان

نابالغ اور فاتر العقل افراد ذہنی اور جسمانی صلاحیت اور عقل و شعور کے فقدان کی وجہ سے اپنے مفادات کی حفاظت کرنے سے معذور ہوتے ہیں۔ اگر چہ اسلامی شخصی قانون کے مطابق نابالغ بچے کی حضانت کی قانونی حق دار اسکی ماں، نانی یا دوسرے مادری رشتہ دار ہوتے ہیں تاہم ماں وغیرہ کی حضانت میں ہوتے ہوئے بھی انکی ذات اور مال و جائیداد کی حفاظت اور دیکھ بھال از روئے قانون اسکے ولی کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ بچے کی ذات یا جائیداد کی ولایت کے قانونی حقدار اسکے پدری رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اسلامی شخصی قانون کی رو سے بچے کی ذات یا جائیداد کی ولایت کا پہلا قانونی حقدار اسکا باپ ہوتا ہے۔ پھر اس کا وصی پھر دادا اور پھر اسکا وصی۔ ایسے کسی ولی کی عدم موجودگی کی صورت میں بطور ولی کسی دیگر شخص کا تقرر قانون ولیان و بچگان مجریہ ۱۸۹۰ء (The Guardians and Wards Act, 1890) کے تحت عمل

© Copyright www.nayaab.net

میں لایا جاتا ہے۔

بچے کی ذات یا جائیداد کیلئے ولی کا تقرر:

قانون ولیان وبچگان کی دفعہ ۷ کی رو سے اگر عدالت کی اطمینان کے مطابق کسی بچے کے مفاد کیلئے ضروری ہو تو وہ اسکی ذات یا جائیداد یا دونوں کی حفاظت کیلئے کسی بھی شخص کو اسکا ولی مقرر کرنے کا حکم جاری کرے گی جسکے نتیجے میں ہر ایسا ولی جسکی تعیناتی کسی وصیت یا دیگر ایسی کسی دستاویز یا عدالتی حکم کے تحت نہ ہوئی ہو برطرف تصور ہوگا۔ وصیت یا عدالتی حکم کے تحت تعیناتی کی صورت میں اس کی جگہ عدالت اس وقت تک کسی اور ولی کے تقرر کے احکامات جاری نہیں کرے گی جب تک ایسے مقرر کئے جانے والے ولی کے اختیارات اس قانون کے تحت ختم نہ ہوئے ہوں۔

دفعہ ۸ کی رو سے عدالت مذکورہ دفعہ ۷ کے تحت حکم کا اجراء صرف حسب ذیل افراد کی درخواست پر کریگی

(الف) ہر وہ شخص جو بچے کی ولایت کا خواہش مند یا دعویدار ہو۔

(ب) بچے کا کوئی رشتہ دار یا دوست

(ج) اس ضلعے یا علاقے کا کلکٹر جسکے حدود اختیار میں بچہ رہائش پزیر ہو یا اسکی جائیداد واقع ہو۔

(د) کلکٹر جسے بچے پر کسی طبقے (class) سے متعلق ہونے کی وجہ سے ایسا اختیار حاصل ہو۔

دفعہ ۹ کی رو سے بچے کی ذات کی ولایت سے متعلق درخواست اس متعلقہ عدالت میں دائر کی جائے گی جسکی حدود اختیار میں بچہ رہائش پزیر ہو۔ تاہم بچے کی جائیداد کی ولایت سے متعلق درخواست ہر اس عدالت میں دائر کی جاسکتی ہے جسکی حدود اختیار میں بچہ رہائش پزیر ہو یا اسکی جائیداد ہو۔ دفعہ ۱۵ کی رو سے عدالت بچے کی ذات اور جائیداد کی دیکھ بھال کیلئے اور اسی طرح بچہ ایک سے زیادہ جائیدادوں کا مالک ہونے کی صورت میں اگر عدالت مناسب سمجھے تو کسی ایک یا زیادہ جائیدادوں کیلئے الگ ولی مقرر کرسکتی ہے۔ دفعہ ۱۷ کی رو سے کسی بچے کا ولی مقرر کرتے وقت عدالت بچے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکی بہبود کا خیال رکھے گی

© Copyright www.nayaab.net

جس میں بچے کی عمر، جنس اور مذھب کے علاوہ مجوزہ ولی کی اخلاقی و مالی حیثیت، بچے کے ساتھ اسکی رشتہ داری کی قربت اور اسکے ساتھ اسکا موجودہ یا سابقہ تعلق اور فوت شدہ والدین کی خواہش کو بھی مدنظر رکھے گی۔ اسی طرح اگر وہ کسی فریق کو ترجیح دینے کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو تو اسکی ترجیحی رائے پر بھی غور کرے گی۔ تاہم دفعہ ۱۹ کی رو سے عدالت مجاز نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو کسی بچے کی ایسی جائیداد کا ولی مقرر کرے یا اس کا اعلان کرے جو کورٹ آف وارڈز (court of wards) کی نگرانی میں ہو اور نہ حسب ذیل صورتوں میں کسی کو کسی بچے کے ذات کی نگرانی کیلئے ولی مقرر کرسکتی ہے۔

(ا) بچی شادی شدہ ہو جسکا شوہر عدالت کی رائے میں اس کا ولی بننے کیلئے ناموزوں نہ ہو۔

(ب) بچے کی جائیداد کورٹ آف وارڈز کی نگرانی میں ہو اور وہ اسکی ذات کی نگرانی کیلئے ولی مقرر کرنے کا اہل ہو۔

ولی کی ذمہ داریاں:

دفعہ ۲۴ کی رو سے بچے کی ولایت کا حامل شخص اسکی تحویل کا ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے اسکی صحت تعلیم اور دیگر ان ساری چیزوں کا خیال رکھے گا۔ جو اس پر لاگو ہونے والے شخصی قانون کی رو سے ضروری خیال کی جائیں گی۔

اسی طرح دفعہ ۲۷ کی رو سے بچے کی جائیداد کا ولی پابند ہے کہ وہ زیر ولایت جائیداد کے بارے میں اس احتیاط کا مظاہرہ کرے جو ایک اوسط درجے کی سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص اپنی جائیداد کے بارے میں کرتا ہے۔ اس قانون کے احکام کے تابع وہ اس جائیداد سے متعلق ایسے سارے اقدامات عمل میں لاسکتا ہے جو اسکی بقاء، تحفظ اور مفاد کیلئے مناسب اور ضروری ہوں۔ تاہم دفعہ ۲۸ کی رو سے اگر کسی ولی کا تقرر وصیت یا کسی دیگر ایسی دستاویز کے تحت ہوا ہو تو زیر ولایت بچے کی غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی بذریعہ رہن، فروخت، ہبہ یا تبادلہ وغیرہ کے بارے

© Copyright www.nayaab.net

میں اسکے اختیارات وصیت وغیرہ کی دستاویز کے ذریعے عائد شدہ پابندیوں کے تابع ہونگے الا یہ کہ اسے اس قانون کے تحت بھی ولی قرار دیا گیا ہو۔ ایسی صورت میں مذکورہ پابندیوں کے باوجود اسے تحریری حکم کے ذریعے اس جائیداد میں بعض تصرفات عمل میں لانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ دفعہ ۲۹ کی رو سے مذکورہ ولی عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر ایسی غیر منقولہ جائیداد کے کسی حصے کو نہ تو رہن رکھ سکتا ہے، نہ بیچ سکتا ہے۔ نہ تبادلہ کر سکتا ہے اور نہ پانچ سال سے زیادہ یا اسکی بلوغت سے ایک سال متجاوز عرصے کیلئے اجارے پر دے سکتا ہے تاہم دفعہ ۳۱ کی رو سے عدالت بچے کی بہبود کے پیش نظر بعض شرائط کے تابع ایسے کسی بھی تصرف کی اجازت دے سکتی ہے۔

ولی کی معزولی:

دفعہ ۳۹ کی رو سے عدالت کسی متعلقہ شخص کی درخواست پر یا از خود حسب ذیل وجوہات کی بنیاد پر کسی بھی ایسے ولی کو معزول کر سکتی ہے جسے عدالت نے تعینات کیا ہو یا وصیت یا کسی دیگر ایسی دستاویز کے تحت اسکی تعیناتی عمل میں آئی ہو۔

(اے) امانت میں خیانت کرنا

(بی) بطور امین عائد ذمہ داری ادا کرنے میں مسلسل ناکامی

(سی) بطور امین عائد ذمہ داری ادا کرنے میں نا اہلی کا مظاہرہ کرنا

(ڈی) بچے کے ساتھ بُرا برتاؤ کرنا یا اسکی مناسب دیکھ بھال کرنے میں غفلت کا مظاہرہ کرنا۔

(ای) قانون یا عدالت کے کسی حکم کو ورخورِ اعتنا نہ سمجھنا

(ایف) کسی ایسے جرم میں سزایاب ہونا جس سے عدالت کی نظر میں اسکے کردار پر ایسا حرف آتا ہو جو اسے بچے کا ولی بننے کیلئے نا اہل بناتا ہو۔

(جی) کوئی ایسا مفاد وابستہ ہونا جو ایمانداری کے ساتھ فرائض کی انجام دہی میں مانع ہو۔

(ایچ) عدالت کے دائرہ اختیار میں اسکی رہائش باقی نہ رہنا۔

(آئی) جائیداد کا ولی ہونے کی صورت میں اسکا دیوالیہ ہو جانا۔

© Copyright www.nayaab.net

(جے) مروجہ قانون کے تحت ولایت کا خاتمہ ہو جانا۔

تاہم شرط یہ ہے کہ وصیت یا کسی دیگر دستاویز کے تحت مقرر شدہ ولی کو، خواہ اسے اس قانون نے بھی ولی قرار دیا ہو یا نہیں، حسب ذیل صورتوں میں ولایت سے برطرف نہیں کیا جائیگا:۔

(ا) شق (جی) میں مذکور وجوہ کی صورت میں الا یہ کہ متصادم مفادات اسکو ولی مقرر کرنے والے شخص کی وفات کے بعد معرض وجود میں آئے ہوں یا ان متصادم مفادات کی موجودگی کے باوجود اسے لاعلمی سے ولی مقرر کیا گیا ہو۔

(۲) شق (ایچ) میں مذکور وجوہ کی صورت میں الا یہ کہ ولی نے ایسی جگہ رہائش اختیار کی ہو جسکی وجہ سے عدالت کی نظر میں اسکے لئے بطور ولی فرائض انجام دینا ناممکن ہو گیا ہو۔

ولی کے اختیارات کا خاتمہ:

(ا) دفعہ ۴۱ کی ذیلی دفعہ (ا) کی رو سے بچے کی ذات کے ولی کے اختیارات حسب ذیل صورتوں میں اختتام پزیر ہونگے۔

(اے) اسکی وفات، بر طرفی (removal) یا برخاستگی (discharge) سے

(بی) کورٹ آف وارڈز کی طرف سے بچے کو اپنی نگرانی میں لینے سے

(سی) زیر ولایت بچے کے بالغ ہو جانے سے

(ڈی) بچی کی صورت میں اسکی شادی کسی ایسے فرد سے ہو جانے سے جو اسکا ولی بننے کیلئے نا اھل نہ ہو یا اگر اسکے ولی کا تقرر یا اعلان عدالت نے کیا ہو تو کسی ایسے فرد کے ساتھ اسکی شادی ہو جانے سے جو عدالت کی نظر میں اسکا ولی بننے کے لئے نا اھل نہ ہو۔ یا

(ای) اگر زیر ولایت بچے کا باپ اسکی ذات کا ولی بننے کیلئے نا اھل ہو تو ایسی نا اھلیت ختم ہو جانے سے۔ اور اگر باپ کو عدالت نے بچے کی ولایت کیلئے نا اھل قرار دیا ہو تو عدالت کی نظر میں اسکی نا اھلیت ختم ہو جانے سے

(۲) ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے جائیداد کے ولی کے اختیارات حسب ذیل

© Copyright www.nayaab.net

صورتوں میں اختتام پزیر ہونگے۔

(اے) اسکی برطرفی یا برخاستگی سے

(بی) کورٹ آف وارڈز کی طرف سے بچے کی جائیداد کو اپنی نگرانی میں لینے سے

(سی) زیر ولایت بچے کے بالغ ہو جانے سے

(۳) ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے کسی بھی وجہ سے ولی کے اختیارات ختم ہو جانے کی صورت میں عدالت اس سے یا اسکے وفات پا جانے کی صورت میں اسکے نمائندے سے مطالبہ کرے گی کہ وہ اپنی تحویل یا نگرانی میں موجود زیر ولایت بچے کی کوئی بھی ملکیتی جائیداد یا موجودہ یا سابقہ ایسی جائیداد سے متعلق حسابات حسب ہدایت حوالے کردے جسکے بعد عدالت اسے اسکی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر لے گی سوائے کسی ایسی دھوکہ دہی کے جو بعد میں سامنے آئے۔

جانشین ولی کا تقرر:

دفعہ ۴۲ کی رو سے اگر عدالت کی طرف سے مقرر شدہ یا اعلان شدہ ولی کو اسکی ذمہ داری سے سبکدوش کیا گیا ہو یا وہ بچے پر اطلاق پزیر قانون کے تحت بطور ولی کام کرنے کا استحقاق کھو چکا ہو یا کسی بھی ایسے ولی یا وصیت وغیرہ کے تحت مقرر شدہ ولی کو برطرف کیا گیا ہو یا اسکا انتقال ہو گیا ہو تو عدالت از خود یا کسی متعلقہ فرد کی درخواست پر بدستور نابالغ ہونے کی صورت میں اس بچے کی ذات یا جائیداد یا جیسی بھی صورت ہو دونوں کیلئے ولی مقرر کرے گی۔

بچے کی تحویل سے متعلق ولی کا استحقاق:

دفعہ ۲۵ کی رو سے اگر کوئی زیر ولایت بچہ ولی کی تحویل سے چلا جائے یا لے جایا جائے تو وہ اگر عدالت بچے کے مفاد میں ضروری سمجھے تو وہ اسے واپس اسکی تحویل میں دینے کا حکم جاری کرے جس کی تعمیل کیلئے عدالت بچے کو گرفتار کروا کر ولی کے حوالے کروا سکتی ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

زیر ولایت بچے کو عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر لے جانے کی سزا:

دفعہ ۲۶ کی رو سے کسی بچے کی ذات کے لئے عدالت کی طرف سے مقرر شدہ یا اعلان شدہ ولی اس عدالت کی اجازت کے بغیر زیر ولایت بچے کو عدالت کی حدود اختیار سے باہر نہیں لے جا سکتا سوائے ان خاص یا عام مقاصد کے جن کے لئے عدالت نے اس کی اجازت دی ہو دفعہ ۴۴ کی رو سے اگر عدالت کی طرف سے مقرر شدہ یا اعلان شدہ کوئی ولی اس غرض سے زیر ولایت بچے کو دفعہ ۲۶ کے احکام کے برخلاف عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر لے جائے تا کہ عدالت اس سے متعلق اپنا اختیار استعمال نہ کر سکے تو وہ ایک ہزار روپے تک جرمانے یا ۶ ماہ تک سزائے قید کا مستوجب ہوگا۔

عدالتی احکام کی نافرمانی کی سزا:

دفعہ ۴۵ کی رو سے بچے کی تحویل کا حامل شخص اگر دفعہ ۱۲ (۱) کے تحت عدالتی حکم کے مطابق بچے کو ملاقات کے لئے یا عارضی طور پر دوسرے فریق کے حوالے کرنے میں ناکام رہے یا دفعہ ۲۵ (۱) کے تحت عدالتی حکم کے مطابق بچے کو اسکے ولی کی تحویل میں دینے کی کوشش نہ کرے یا عدالت کی طرف سے مقرر شدہ یا اعلان شدہ ولی دفعہ ۴۴ کی شق (بی) کے تحت مقررہ مدت میں مطلوبہ بیان (statement) فراہم کرنے یا اس کی شق (سی) کے مطابق مطلوبہ حسابات پر مبنی دستاویز فراہم کرنے یا اس دفعہ کی شق (ڈی) کے مطابق ان حسابات کے واجب الادا بقایا جات عدالت میں جمع کرنے میں ناکام رہے۔ یا ولایت کھو دینے والا شخص یا اسکا نمائندہ دفعہ ۴۱ (۳) کے احکام کے مطابق جائیداد یا حسابات کی فراہمی میں ناکام رہے تو ہر ایسا شخص، ولی یا نمائندہ، جیسی بھی صورت ہو، ایک سو روپے تک جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ اور دیدہ دانستہ ایسے بقایا جات ادا نہ کرنے کا عمل جاری رکھنے کی صورت میں مزید دس روپے روزانہ کے حساب سے اور مجموعی طور پر ۵۰۰ روپے تک جرمانے کا بھی

© Copyright www.nayaab.net

مستوجب ہوگا۔ اسی طرح بچے کو پیش کرنے یا فرد حسابات یا حسابات کی دستاویز یا انکے بقایا جات ادا کرنے میں ناکامی کی صورت میں بچہ یا جائداد وغیرہ کے حسابات یا انکے بقایا جات، جیسی بھی صورت ہو، پیش کرنے کی تحریری ضمانت دینے تک اسے جیل میں رکھا جائے گا۔ تحریری ضمانت پر عدالت کی طرف سے فراہم کردہ مدت تک عمل کرانے میں ناکامی کی صورت میں عدالت اسے دوبارہ گرفتار کر کے جیل میں رکھنے کا حکم صادر کرے گی۔

---

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006